امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار نقیب

پھلواری شریف پٹنہ

مدیر
مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

معاون
مولانا رضوان احمد ندوی

جلد نمبر 57/67 شمارہ نمبر 10 مورخہ ۳/رجب المرجب ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۱/مارچ ۲۰۱۹ء روز سوموار

اس شمارہ میں

- اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
- دینی مسائل
- یادوں کے چراغ
- تبصرہ کتاب
- طنز وطعنہ سے بچئے
- شہادت پر سیاست ہو رہی ہے
- سیتامڑھی اور مظفرپور میں منعقد خصوصی تربیتی اجلاس کی رپورٹ
- اخبار جہاں، ہفتہ رفتہ، طب وصحت

قرآن مجید کا اعجاز

تبرکات

امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی دامت برکاتہم

جتنی بھی آسمانی کتابیں آئیں، ان میں صرف قرآن مجید ہی وہ کتاب ہے جو پورے طور پر محفوظ ہے اور اب تک اس میں کسی قسم کی کمی یا زیادتی نہیں ہوئی، قرآن مجید کے اس امتیاز کی وجہ یہ ہے کہ خود خدا تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون.** (بلاشبہ ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں) خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ رہتی دنیا تک کے لئے ہے اور قرآن مجید اب تک ہر قسم کی تحریف وتبدیلی سے پاک ہے اور آئندہ بھی رہے گا، اور یہ ہونا بھی چاہئے، جس کتاب مقدس کے آجانے کے بعد وحی ورسالت کا سلسلہ ختم ہو گیا، جس کے بعد کوئی ہدایت نامہ نہیں آئے گا، جس کتاب کے ذریعے زندگی کے الجھے ہوئے مسائل حل کر دیئے گئے اور جس مقدس کتاب کو قیامت تک کے لئے راہ راست کا رہنما، ہدایت واصلاح کا سرچشمہ اور بیمار زندگی کے لئے نسخۂ شفا قرار دیا گیا، اس کتاب کی اہمیت کا تقاضہ تھا کہ وہ قیامت تک ہر لحاظ سے محفوظ رہے۔ اس لئے اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لی اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی روک دیا گیا کہ وہ کتاب الٰہی کو محفوظ رکھنے کے لئے فکرمند نہ ہوں۔

شروع شروع میں جب قرآن مجید نازل ہو رہا تھا اور ضرورت کے مطابق حضرت جبرئیل علیہ السلام قرآن مجید کے مختلف حصوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا رہے تھے، اس وقت حضور کی عادت تھی کہ وحی کا ایک حصہ سنتے اور یاد رکھنے کے لئے اسے دہراتے، خدا تعالیٰ نے اس طریقے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا، اور تسلی دی کہ قرآن مجید کے جمع کرکے پڑھواتے رہنے کی ذمہ داری میرے اوپر ہے، اس لئے آپ یاد کرنے کی زحمت نہ اٹھائیں، ارشاد ہوا۔ **ان علینا جمعه وقرانه فاذا قرانه فاتبع قرانه ثم ان علینا بیانه** (ترجمہ: بےشک اس کتاب کے جمع کرنے اور پڑھانے کی ذمہ داری ہم پر ہے، تو جب ہم اسے (بذریعہ جبرئیلؑ) پڑھالیا کریں تو پھر آپ بھی پڑھا کریں، اس کے بعد اس کے بیان کی ذمہ داری بھی ہم پر ہے)

خدا تعالیٰ نے اس آیت میں تین طرح کی ذمہ داریاں لی ہیں۔ (۱) قرآن مجید کے جمع کرنے کی (۲) اسے پڑھواتے رہنے کی (۳) اور اس کی تشریح وبیان کی۔ کسی کتاب کو اصلی شکل میں باقی رکھنے کے لئے سب سے مفید طریقہ یہ ہے کہ اس کا حرف حرف لکھ کر محفوظ کر لیا جائے، اس طور پر اس میں نہ اضافہ کیا جا سکتا ہے نہ کمی ہو سکتی ہے، حفاظت قرآن کی یہ پہلی اور اہم شکل کی انجام دہی کا وعدہ خدا تعالیٰ نے فرمایا، دوسری چیز یہ ہے کہ اگر کوئی کتاب لکھ دی جائے مگر اس کے پڑھنے والے موجود نہ ہوں اور برابر اس کے پڑھنے کا سلسلہ قائم نہ رہے تو بھی وہ کتاب بہت دنوں تک باقی نہیں رہ سکتی، دنیا میں آج تک ان گنت کتابیں لکھی گئیں، مگر بہت سی کتابوں کے پڑھنے والے نہ رہے، جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کتابوں کا تذکرہ تو ہمیں دوسری کتابوں میں مل جاتا ہے، خود وہ کتاب کہیں نظر نہیں آتی۔ قرآن مجید کو چوں کہ قیامت تک باقی رکھنا تھا، اس لئے خدا نے اس کا بھی وعدہ کیا کہ اسے پڑھواتے رہنا بھی ہماری ذمہ داری ہے، قرآن پاک کتاب ہدایت ہے، اس کا ہر صفحہ ہماری زندگی کے لئے رہنما، ہماری الجھنوں کا مداوا اور اس کا ہر حکم دنیا وآخرت کی کامیابی کی کنجی ہے، اس لئے اس کی بھی ضرورت تھی کہ قرآن مجید نہ صرف اپنی شکل میں ہمیشہ باقی رہے اور برابر اسے پڑھا جاتا رہے، بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ ہر دور میں اس کے سمجھنے اور سمجھانے والے موجود رہیں جو لوگوں کو قرآنی احکام اور تعلیمات الٰہی سے واقف کراتے رہیں، تاکہ قرآن مجید ایک زندہ اور رہنما کتاب کی حیثیت سے برابر محفوظ رہ سکے، یہ کام بھی بڑا اہم تھا اس لئے اس کی انجام دہی بھی خدا تعالیٰ نے اپنے ذمہ رکھی، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابۂ کرام اور ان کے بعد ہر دور میں علماء کرام کے ذریعے اس اہم کام کو انجام دلایا۔

غور کیا جائے، یہ تینوں ذمہ داریاں یا وعدے ایک سلسلہ کی کڑی اور ایک مقصد کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں، اور مقصد یہ ہے کہ قرآن ایک زندہ وتابندہ کتاب الٰہی کی حیثیت سے برابر محفوظ رہے، خدا تعالیٰ نے اس وعدہ کی تکمیل کے لئے ہر زمانہ میں انسانوں کی بہترین جماعت سے کام لیا، اور نظم خداوندی کے تحت ہر عہد میں ایسے لوگ تیار ہوتے رہے جن کے ہاتھوں قرآن پاک محفوظ رہا اور اس کی تشریح وتفصیل ہوتی رہی۔

قرآن مجید میں اتنی زندگی، اتنی طاقت اور توانائی ہے کہ نہ سمجھیں گے اور پڑھیں گے تب بھی اس کا اثر ہوگا، کناڈا ایک زرعی ملک ہے، وہاں دو تین سالوں پہلے اس کی تحقیق کی گئی کہ الفاظ کا نغموں کا، آواز کا، آہنگ کا کھیتی پر کیا اثر پڑتا ہے چنانچہ ریسرچ کے لئے مختلف قسم کے کیسٹ الگ الگ کھیتوں میں لگائے گئے اور ابتدائی مرحلے سے اسے بجایا جاتا رہا، بہت سی مقدس کتابوں کی کیسٹ بجائی گئی، بہت سے نغمے بجائے گئے، اور قرآن مجید کے ریکارڈ کو بھی بجایا گیا، جب کھیتی لہلہائی، دانے تیار ہوگئے اور انہیں نکال کر دیکھا گیا تو جس قطعہ اراضی میں قرآن مجید کی آواز گونجتی رہی تھی وہاں کے دانے بڑے بھی تھے صحتمند بھی تھے، اس میں کوئی دانہ ایسا نہیں تھا جو خالی خولی ہو، مغرب کا سرمایہ چونکہ مادہ اور معدہ ہے، اس لئے انہوں نے قرآن مجید کی تلاوت کے اثرات دانوں اور غلوں میں تلاش کئے، مسلمانوں کا سرمایہ ایمان ہے، انہیں اس سے اپنے ایمان میں اضافہ کرنا چاہئے۔

سب سے پہلا مرحلہ قرآن مجید کے لکھنے کا تھا، تاکہ تحریر، یادداشت اور حفظ کی تصدیق کر سکے اور کسی بھی لفظ کے گھٹنے یا بڑھنے کا خطرہ نہ ہو، پھر دوسرا مرحلہ لکھے ہوئے قرآن مجید کو یکجا کرنے کا تھا، تیسرا مرحلہ یہ تھا کہ اس یکجا کئے ہوئے قرآن مجید کو تمام مسلمانوں میں عام کیا جائے، اور ان علاقوں تک پہنچایا جائے جو مدینہ منورہ سے دور تھے، تاکہ دور دراز کے لوگ بھی مدینہ منورہ میں لکھے ہوئے قرآن مجید کو پڑھ سکیں اور اس کی نقلیں تیار کر سکیں، اور ہر علاقے میں مستند نقلیں موجود رہیں، اور ہر شخص اس یقین کے ساتھ قرآن مجید کا مطالعہ اور حفظ کر سکے کہ یہی قرآن مجید کے صحیح اور اصلی حروف وکلمات ہیں، ان تینوں مرحلوں کے بعد یہ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا تھا کہ کلام الٰہی محفوظ ہے۔ پھر برابر محفوظ رکھنے کا معاملہ تھا، جس کے لئے ضروری تھا کہ قرآن مجید برابر لکھا اور پڑھا جاتا رہے۔ لوگ اسے سنتے سناتے رہیں، اور جاننے والے اس کی شرح وتفصیل کرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ سارے کام اپنے ان گنت نیک بندوں کے ذریعہ انجام دلائے۔

قرآن مجید کے لکھوانے کا کام خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انجام دیا۔ اور صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرآن مجید لکھا، اور حضور سے اصلاح لی۔ قرآن مجید کے جمع کرنے کا کام سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ذریعہ انجام پایا اور سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کے حصے میں قرآن مجید کے اصلی نسخے کی نقل تیار کرانے اور لوگوں تک صحیح نقلوں کے پہنچانے کا کام آیا۔

خدا تعالیٰ کا دوسرا وعدہ اسے پڑھواتے رہنا تھا۔ یہ کام خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے انجام دیا اور ان کے بعد قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے والوں اور اس کے حافظوں نے خدائی وعدہ کی تکمیل کی اور کر رہے ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ سال میں ایک ماہ تراویح کے ذریعہ قرآن مجید کے پڑھوانے کی ذمہ داری انجام دلائی جاتی ہے۔

تیسرا وعدہ اس کی تشریح وتفصیل کا تھا اس کی انجام دہی بھی خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوئی آپ نے احکام کی تفصیل کی، پھر صحابہ کرامؓ نے قرآن مجید کی تشریح کی اور ان کے بعد ہر دور میں علماء کرام خدائی وعدہ کی تکمیل کرتے آرہے ہیں، ان حقائق کی روشنی میں یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید آج تک پورے طور پر محفوظ ہے۔

اخلاص نیت

’’اس وقت کے حالات کے اعتبار سے خاص طور پر ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم امارت شرعیہ کی تنظیم کو مضبوط بنائیں اور سب مل کر کام کریں، امیر شریعت کے احکام کو اپنے اوپر نافذ کریں، اس میں اللہ اور اس کے رسول کی رضامندی اور خوشنودی ہے، یاد رکھئے عمل کے لئے اخلاص شرط ہے، خلوص نیت کے ساتھ کوئی کار خیر کیا جائے تو وہ قابل قبول ہوتا ہے، لیکن جس عمل میں اخلاص نہ ہو وہ عمل بے سود ہے۔‘‘

(امیر شریعت خامس عارف باللہ حضرت مولانا عبدالرحمٰنؒ)

بلا تبصرہ

’’مرکزی سرکار نے ہندوستان کی روح کو گہرائی تک زخمی کیا ہے، زخم بھرنے میں برسوں لگیں گے۔ یہ عمل کم از کم شروع تو ہو، اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے ووٹ سے ان خطرناک، نمائش پسند ریاکاروں کو اقتدار سے نکال باہر کریں۔‘‘

(ارندھتی رائے، روزنامہ عوامی نیوز پٹنہ ۳/مارچ ۲۰۱۹ء)

اللہ کی باتیں --- رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

کامیابی، قلت وکثرت میں نہیں

’’اوراس وقت کو یاد کرو جب تم کم تھے، زمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے، تم ڈرتے تھے کہ لوگ تمہیں اچک نہ لیں، پھر اللہ نے تمہارے لئے پناہ گاہ فراہم کی، اپنی مدد کے ذریعہ تم کو طاقت پہونچائی اور تم کو پاکیزہ کھانے کی چیزیں عطا کیں، تاکہ تم شکرادا کرتے رہو۔‘‘ (سورۃ انفال آیت ۲۶)

مطلب:۔ ہجرت سے قبل مکہ مکرمہ میں صحابہ کرام کی تعداد بہت تھوڑی تھی، قلت تعداد کی وجہ سے وہ بڑی آزمائشوں سے گذر رہے تھے، ہروقت یہ خطرہ منڈلاتا رہتا تھا کہ کفار مکہ کب اور کس وقت مسلمانوں پر حملہ کر بیٹھیں اور ان کی جان ومال اور عزت وآبرو کو تارتار کردیں، ایسے نازک حالات میں اللہ تعالیٰ نے آہستہ آہستہ ان کی تعداد کو بڑھایا، پھر انہیں مدینہ میں پناہ دی اور دشمنوں پر فتح ونصرت عطا کی، میدان بدر میں فرشتوں کے ذریعہ ان کی مدد فرمائی اور کامیابی دی، حالات کی اس تبدیلی پر وہ اللہ کا احسان مانیں اور شکر گذاری کرتے رہیں، تعداد کی قلت اور کثرت معیار بلندی نہیں ہے، بلکہ اللہ پر ایمان ویقین اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں نجات کا مدار ہے، صحابہ کا ایمان مضبوط تھا، اس لئے صبر وشکر کے ساتھ مصائب ومشکلات کو برداشت کرتے رہے، جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مقام علیا سے سرفراز فرمایا۔ اگر آج کا مسلمان بھی اللہ اور اس کے رسول کے ہر حکم کے سامنے سرتسلیم خم کردے اور تعداد کی قلت وکثرت میں نہ پڑے تو وہ بہت سی مصیبتوں سے محفوظ رہے گا۔ علامہ سید سلیمان ندوی نے لکھا ہے کہ تعداد کی قلت وکثرت پر جد وجہد کی کامیابی وناکامی کا انحصار سراسر فریب ہے، کامیابی وناکامی تعداد کی کمیت پر نہیں بلکہ جد وجہد کرنے والوں کی ایمانی واخلاقی کیفیت پر منحصر ہے، تعداد گو کتنی ہی چھوٹی ہو اگر اس میں ایمان ویقین کی قوت موجود ہے تو اللہ اپنے فضل سے بڑی بڑی تعداد پر غلبہ عطا کردیں گے۔

اسی لئے امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب نے ایک موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ’’آج مسلمانوں میں سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ ان کا کردار بحال نہیں ہے، کردار سازی کا سلسلہ ختم ہوگیا، بلکہ کردار سازی کا مزاج ہی نہیں رہا، آج کمزوریاں ہماری نگاہوں میں نہیں ہیں، ہماری پہچان مٹ گئی ہے، جو پہچان بنائی تھی سرکار ذی وقارؐ نے آپؐ کے ارشاد کے مطابق آج ہمارے اندر دنیا کی محبت اور آخرت سے غفلت پیدا ہوگئی ہے اور یہ دونوں باتیں جس مسلمان کے اندر داخل ہوں گی وہ مسلمان سب کچھ رہے گا لیکن مسلمان نہیں رہے گا، اس لئے ہمارے آقا نے انسانوں کی تعمیر وتربیت کے بعد انسانوں کا جو نمونہ تیار کیا تھا اس نمونہ کے مطابق ہم سب اپنے کو ڈھالیں‘‘ ہر وہ کام اچھا ہے جس کو اللہ پسند کرتا ہے اور ہر وہ کام برا ہے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے، اللہ نے ہر نیکی کے کاموں کے حصول کو آسان فرمایا ہے اس کے لئے صدق وسچائی، حلم وبردباری اور اعتدال ومیانہ روی کے طریقے کو اختیار کرنا پڑے گا، تاکہ زندگی امن وخوشحالی اور خیر وعافیت کے ساتھ گذر سکے۔

تین قسم کے محروم لوگ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین قسم کے لوگوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہیں دیکھے گا، والدین کی نافرمانی کرنے والا، مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں اور اہل وعیال میں برائیاں دیکھ کر بے غیرتی اختیار کرنے والا۔ (نسائی)

وضاحت:۔ جب روز محشر میں اللہ کی عدالت قائم ہوگی تو کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو اللہ کی عتاب کے شکار ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف بھی نہیں دیکھیں گے ان میں پہلا وہ شخص ہوگا جو والدین کی نافرمانی کرنے والا ہوگا جو لوگ دنیا میں اپنے والدین کی حق تلفی کرتے ہیں یا انہیں ایذاء پہونچاتے ہیں وہ قیامت کے دن سخت سزا کے مستحق ہوں گے، ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اولاد پر ماں باپ کا کیا حق ہے، آپؐ نے فرمایا کہ وہ دونوں ہی تیری جنت یا دوزخ ہیں، یعنی ان کی اطاعت وخدمت جنت میں لے جاتی ہے اور ان کی بے ادبی اور ناراضگی دوزخ میں، اس طرح اللہ تعالیٰ ایسی عورتوں کو قیامت کے دن نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ جو مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی ہیں، جیسے مردوں کی طرح لباس پہنتی ہوں، بازاروں اور میلوں ٹھیلوں میں مردوں کی طرح جرأت اور اظہار قوت کے ساتھ چلتی پھرتی ہوں، اپنے سر کے بالوں کی نمائش کرتی ہوں، معاملات میں آزادانہ تصرف کی شکل اختیار کرتی ہوں ایسی عورتیں رحمت خداوندی سے محروم رہیں گی، اور تیسرا ایسا شخص جو اپنے معاشرے وسماج میں برائیوں کو دیکھے مگر اس کے تدارک کے لئے اس کے اندر غیرت وحمیت کا جذبہ نہ ابھرے، دل میں کڑھن پیدا نہ ہو۔ حدیث پاک میں جن تین برائیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے کیا ہمارا معاشرہ ان برائیوں کے دلدل میں پھنسا ہوا نہیں ہے، لوگ اپنے بوڑھے والدین کو اولڈ ہاؤس میں ڈال آتے ہیں، مغربی ممالک میں اکثر ایسا دیکھا جاسکتا ہے، جس کی وجہ سے خاندانی نظام کے تانے بانے بکھر رہے ہیں اور الفت ومحبت کے جذبات ختم ہورہے ہیں، اسی طرح جو عورتیں یا لڑکیاں چست وتنگ لباس پہنتی ہیں، اور مردوں کے ساتھ آزادانہ اختلاط کرتی ہیں، اس سے برائیاں اور بے حیائیاں بگاڑ وفساد عام ہوتی جارہی ہیں، اس لئے ان کے اخلاق وکردار کو بنانے اور سنوارنے کی ذمہ داری والدین کی ہے کہ وہ اپنی بچیوں کی صحیح اسلامی تربیت کریں تاکہ وہ قیامت کے دن اللہ کی رحمت سے فیضیاب ہوں۔

دینی مسائل

مفتی احتکام الحق قاسمی

سالی کا بہنوئی سے اور بھابی کا دیور سے نکاح:

میری شادی سلیم نامی شخص سے ہوئی، شادی کے بعد میں اپنے شوہر کے ساتھ خوش گوار ازدواجی زندگی گذار رہی تھی، لیکن اسی درمیان ان کا تعلق میری سگی بہن خوشبو سے ہوگیا، وہ اس کو لیکر بھاگ گئے اور دوسرے شہر میں جاکر اس سے نکاح کر کے ساتھ رہنے لگے، میں نے بھی کافی انتظار کے بعد نا امید ہوکر اپنے دیور سے شادی کرلی، اب سوال یہ ہے کہ کیا طلاق دیئے بغیر میری اور میری بہن کا نکاح شرعاً درست ہے؟ اگر نہیں تو نکاح کے صحیح ہونے کی کیا صورت ہوگی؟

الجواب ــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

صورت مسئولہ میں آپ اور آپ کی بہن خوشبو دونوں نے قانون الٰہی کی سخت خلاف ورزی کی، آپ کی بہن نے آپ کے شوہر کے ساتھ نکاح کرلیا جبکہ آپ اپنے شوہر کے نکاح میں موجود تھیں، ۔۔۔۔ اور آپ نے اپنے شوہر سے طلاق لئے یا قاضی شریعت سے نکاح فسخ کرائے بغیر دوسری شادی کرلی اور یہ دونوں صورتیں شرعاً ناجائز وحرام اور سخت ترین گناہ کے کام ہیں۔ پہلی صورت تو اس وجہ سے کہ ایک ہی آدمی کے نکاح میں بیک وقت دو بہنوں کا جمع ہونا لازم آتا ہے اور اس کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے، اللہ پاک کا ارشاد ہے حرمت علیکم امھاتکم ...الی قولہ تعالیٰ ..وأن تجمعوا بین الأختین (سورۃ النساء:۲۳) تم پر یہ بھی حرام ہے کہ دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرو، اور دوسری صورت اس وجہ سے کہ ایک عورت کا بیک وقت دو آدمیوں کے نکاح میں ہونا لازم آتا ہے، اور یہ بھی شرعاً ناجائز وحرام ہے کیونکہ شریعت نے عورتوں کو بیک وقت ایک سے زیادہ مردوں سے شادی کی اجازت نہیں دی ہے۔ واما نکاح منکوحۃ الغیر أو معتدتہ ...فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً (ردالمحتار:۴/۲۷۴)

لہٰذا صورت مسئولہ میں آپ دونوں بہنوں اور دونوں کے ناجائز شوہروں پر لازم ہے کہ فوراً ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کریں، اور اس درمیان جو کچھ ہوا اس پر پوری ندامت کے ساتھ توبہ واستغفار کریں، اب دونوں بہنوں کے نکاح کے صحیح ہونے کی صورت یہ ہے کہ آپ اپنے شوہر سلیم سے طلاق لے لیں، یا قاضی شریعت سے نکاح فسخ کرالیں، اس کے بعد جب عدت گذر جائے تو آپ بھی نئے مہر کے ساتھ شرعی طریقہ پر شخص مذکور (دیور) کے ساتھ دوبارہ نکاح کرلیں اور آپ کی بہن بھی سلیم کے ساتھ دوبارہ نکاح کرلے کیونکہ پہلے نکاح کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں ہے۔

سالی وبہنوئی اور بھابی ودیور کے درمیان بے تکلفی:

عام طور پر سالی وبہنوئی اور دیور وبھابی کے درمیان بڑی بے تکلفی ہنسی مزاق اور دل لگی دیکھی جاتی ہے، سالی اپنے بہنوئی کے سر میں تیل لگاتی ہے پاؤں دباتی ہے، اور اسی طرح کا معاملہ تقریباً دیور وبھابی کے درمیان بھی ہوتا ہے، شریعت کی نگاہ میں یہ عمل کیسا ہے؟

الجواب ــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیور کو موت یعنی اخلاقی تباہی کا باعث قرار دیا اور بعینہ یہی بات سالی اور بہنوئی کے ساتھ پائی جاتی ہے، لہٰذا صورت مسئولہ میں سالی وبہنوئی اور دیور وبھابی کے درمیان دل لگی، ہنسی مزاق اور بے تکلفی اسی طرح جسمانی خدمات مثلاً تیل لگانا، پاؤں دبانا وغیرہ قطعاً حرام اور گناہ ہے، اس سے مکمل احتراز اور پردہ شرعی کا لحاظ لازم وضروری ہے کیونکہ سالی اور بہنوئی اسی طرح دیور وبھابی دونوں ایک دوسرے کے لئے محرم ہیں۔ عن عقبہ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل من الانصار یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افرأیت الحمو؟ فقال الحمو الموت (صحیح البخاری باب لایخلون بامرأۃ الاذو محرم:۲/۷۸۷)

بوقت نکاح سونا کی انگوٹھی پہننا:

نکاح کے وقت کے دلہا کو سونا کی انگوٹھی پہنایا جاتا ہے پھر اس کا نکاح ہوتا ہے یہ نکاح شرعاً درست ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

نکاح حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنت ہے اور سونا خواہ انگوٹھی ہی کی شکل میں کیوں نہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے لئے حرام قرار دیا ہے، ’’عن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن خاتم الذھب‘‘ (صحیح البخاری:۲/۸۷۱ باب خاتم الذھب)

لہٰذا نکاح جیسی سنت مبارکہ کے موقعہ پر فعل حرام کا ارتکاب مومن کی شان نہیں ہے، اس سے احتراز لازم وضروری ہے، تاہم اگر کسی نے سونا کی انگوٹھی پہن کر نکاح کر ہی لیا تو شرعاً یہ نکاح صحیح ومنعقد ہوجائیگا۔

تحفہ میں سونا کی انگوٹھی دینا:

جب مردوں کے لئے سونا کی انگوٹھی پہننا حرام ہے تو تحفہ میں پیش کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

سونا اپنے اصل کے اعتبار سے حلال ہے اگر چہ مردوں کے لئے اس کا استعمال حرام ہے، اور جو چیز اصل کے اعتبار سے حلال ہو اس کو تحفہ میں دینا اور قبول کرنا شرعاً جائز ودرست ہے، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو دیباج کا جبہ تحفہ میں دیا تھا اور فرمایا کہ تحفہ دینے کا مقصد یہ نہیں کہ تم خود اسکو پہنو بلکہ اس کو بیچ کر اپنی ضرورت پوری کرسکتے ہو، فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبیعھا وتصیب بھا حاجتک (صحیح مسلم:۲/۱۹۰) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

امارت شرعیہ بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کا ترجمان
ہفتہ وار
نقیب
پھلواری شریف پٹنہ
پھـــــــلـــــــواری شـــــــریف
جلد نمبر 57/67 شمارہ نمبر 10 مورخہ ۳/رجب المرجب ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۱/مارچ ۲۰۱۹ء روز سوموار

معاشرہ کی تعمیر وتشکیل

اس وقت انسانی معاشرہ مختلف طرح کے سماجی مسائل سے دوچار ہے، کہیں آپسی انتشار وانارکی بلکہ اخلاقی گراوٹ کے دلدل میں پھنسا ہوا ہے تو کہیں افراتفری اور بدامنی کا شکار ہے، ہر سطح پر خود غرضی، رشوت خوری اور دھوکہ دھڑی کا منحوس سایہ چھایا ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے ان میں عداوتیں اور دشمنیاں پرورش پارہی ہیں، الفت ومحبت کے جذبات مفقود ہوتے جارہے ہیں، مساوات اور مواسات کے مقدس رشتے ٹوٹتے جارہے ہیں، سماجی زندگی کے تانے بانے بکھر رہے ہیں، حد تو یہ ہے کہ ذات وبرادری اور اونچ نیچ کے آپسی جھگڑوں نے اس طبقاتی کش مکش کو غیر معمولی توانائی عطا کردی ہے، جس سے اجتماعی زندگی کی چولیں ہلتی نظر آرہی ہیں۔ ذرا سوچئے کہ اگر کسی عمارت کی بنیادیں کمزور پڑ جائیں، ستونوں کو گھن لگ جائیں، کڑیاں اور تختے بوسیدہ ہوجائیں تو اس کو گرنے سے کیا کوئی چیز بچاسکتی ہے؟ ہرگز نہیں، خواہ وہ مکینوں سے خوب معمور ہو اور اس میں کروڑوں روپے کا مال واسباب بھرا پڑا ہو اس کی سجاوٹ وبناوٹ نظروں کو لبھاتی ہو اور دلوں کو موہ لیتی ہو، ٹھیک یہی حال آج کے انسانی سماج کا ہے، ہر طرف ظلم وزیادتی، تعصب وتنگ نظری کے خوفناک بادل چھائے ہوئے ہیں، لوگوں کی زندگی کا سکون اور دل کا اطمینان ختم ہوتا جارہا ہے اور انسانیت مریض کی طرح کراہ رہی ہے، کہیں طاقتور، غریبوں، بے کسوں اور پریشان حال انسانوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنارہے ہیں تو کہیں اس کی عزت وآبرو سے کھلواڑ کیا جارہا ہے، خدا کی زمین پر خدا کی مخلوق بے کس اور بے بس نظر آرہی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسا غیر متوازن سماج نہ تو مستحکم ہوسکتا ہے اور نہ ترقی کرسکتا ہے، لیکن صرف شکوہ وگلہ سے سماج کی اصلاح نہیں ہوسکتی۔ بلکہ اس صورت حال سے نبرد آزما ہونے کے لئے قیام امن کی تحریک کو مربوط کرنے کی ضرورت ہے، دنیا کی تاریخ بتاتی ہے کہ کوئی سماج اور کوئی ملک بغیر اخلاق کی ترقی اور انسانیت کی بقاء کے قائم نہیں ہوسکتا۔ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ اس ملک اور سماج کا سدھار اس وقت تک نہیں ہوسکتا، جب تک بے لوث خدمت، صحیح جذبہ اخوت ومساوات اور انسانی ہمدردی کا جذبہ نہ پیدا ہو۔ انسان کی زندگی کا اصل مقام اور حقیقی مقصد خلیفۃ اللہ ہونا ہے اس کے سامنے رہے۔ تم اپنے مقام پر آجاؤ، ہر چیز اپنے مقام پر آجائے گی۔ کیونکہ ایک اچھے معاشرہ کی کمی دنیا کی کوئی چیز پوری نہیں کرسکتی، دنیا کی ہر چیز کی کمی ایک اچھا سماج پورا کرسکتا ہے، سماج حکومت دیتا ہے، سماج ایک صاف ستھرا انتظامیہ دیتا ہے۔ اس لئے معاشرہ کا ہر فرد اپنے اندر احتساب کی کیفیت کو بیدار کرے، ہر شخص تھوڑا سا وقت اس پر صرف کرے، سارا قصور اور ساری ذمہ داری صرف دوسروں پر تھوپ دینا ٹھیک نہیں۔ اس کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنا محاسبہ کرے، جائزہ لے وہ بھی سوسائٹی کا ایک فرد ہے۔ افراد سوسائٹی کا سرمایہ ہوتے ہیں، اگر یہ سرمایہ کھوٹا ہوا تو سوسائٹی مفلس اور قلاش ہوجائے گی، کیونکہ جماعتیں افراد سے بنتی ہیں جب تک افراد درست اور صالح نہیں ہوں گے جماعتیں اور جماعتی کام کیسے درست ہوسکتے ہیں۔ اگر اپنی کوتاہی پر نظر جمی رہے تو سمجھئے کہ اس کی شخصیت دل نواز اور کامیاب ہوگی اور معاشرے میں اس کے اچھے اثرات پڑیں گے۔ بسا اوقات ایک فرد کی اصلاح سے پورا سماج بن سنور جاتا ہے اور ایک فرد کی بدکرداری کے غلط اثرات پورے سماج پر پڑتے ہیں۔ اس لئے ہر شخص اپنے دل کو روشن کرنے کی فکر کرے جب تک دل ومزاج کے اندر تبدیلی نہیں آتی، سکون واطمینان حاصل نہیں ہوسکتا۔

اسلامی ملکوں کے وزراء خارجہ کی کانفرنس

حال ہی میں اسلامی ملکوں کی تنظیم کے رکن ملکوں کے وزراء خارجہ کا ۴۶ واں دوروزہ اجلاس متحدہ عرب امارات کے دارالحکومت ابوظہبی میں منعقد ہوا، اس دوروزہ اجلاس میں او آئی سی کے ممبران نے مسلمانوں کے خلاف ہو رہی ناانصافیوں اور ظلم وزیادتیوں پر تشویش کا اظہار کیا، اور تنظیم کے رکن ممالک سے اپیل کی کہ وہ اپنی قومی پالیسیوں اور تعلیمی اقدامات کے ذریعہ مسلمانوں کے اندر خود اعتمادی پیدا کریں اور عام لوگوں کے دلوں سے نفرت وعداوت کی دیوار کو ختم کرنے کی جدوجہد کریں، بلاشبہ یہ تجویز نہایت ہی قابل قدر ہے مگر پہلے یہ ممالک خود اپنے اندر کے مشترکہ مسائل میں اتحاد وہم آہنگی پیدا کریں، اور اپنے سیاسی نظریات پر قومی اور ملی ایشوز کو فوقیت دیں، آخر نظریاتی اختلاف کا ہی نتیجہ ہے کہ ایک بڑے ملک کے وزیر خارجہ نے اس سمینار میں شرکت سے معذوری ظاہر کردی، ظاہر ہے کہ فاصلے اور دوریاں بنائے رکھنے سے مسائل حل نہیں ہوتے، جب تک مل بیٹھ کر غلط فہمیوں کو دور نہ کیا جائے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوسکتا۔ اس کانفرنس میں کئی برسوں کے بعد ہندوستان کو بھی مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی دعوت دی گئی اور یہاں کی وزیر خارجہ محترمہ ششما سوراج جی نے شرکت کی، ازیں قبل غالباً ۱۹۶۹ء میں بھی مراکش میں منعقد او آئی سی کے تاسیسی اجلاس میں ہندوستان کو مدعو کیا گیا تھا، لیکن پڑوسی ملک پاکستان کی پرزور مخالفت کی وجہ سے یہاں کا وفد شریک نہ ہوسکا اور پاکستان اپنا دباؤ بنانے میں کامیاب ہوگیا، لیکن اس کے بعد یہ آواز برابر اٹھتی رہی کہ ہندوستان ایک مضبوط جمہوری ملک ہے اور یہاں مسلمانوں کی بڑی آبادی ہے اس لئے ہندوستان کو بھی مدعو کیا جانا چاہئے، لیکن یہ صدا بصحرا ثابت ہوتی رہی، لیکن پہلے اور اب کے حالات بہت تیزی سے بدل چکے ہیں، چنانچہ ہندوستان کی وزیر خارجہ نے اس تقریب میں شرکت کی جہاں انہوں نے مختلف سلگتے ہوئے قومی وبین الاقوامی مسائل پر اظہار خیال کیا اور کہا کہ ان مسائل سے عدم مساوات وناہمواری کا رجحان پیدا ہورہا ہے، انہوں نے اپنے خطاب میں امن وسلامتی کے فروغ اور ترقی وخوشحالی کے لئے باہمی تعاون سے کام کرنے کی ضرورت بتلائی اور یہ بھی کہا کہ نوجوانوں کی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے تاکہ ان کے اندر خدمت خلق کے جذبے کو ابھارا جاسکے، گرچہ محترمہ وزیر خارجہ نے بات بہت عمدہ کہی لیکن ان کے قول وعمل میں نمایاں تضاد دیکھا جارہا ہے، ان کے دور حکومت میں نوجوانوں کی جس قدر حوصلہ شکنی ہوئی وہ انتہائی افسوسناک بلکہ شرمناک ہے اس وقت اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان روزی روٹی کے لئے دربدر بھٹک رہے ہیں ان پر مایوسی کے بادل چھائے ہوئے ہیں، اگر یہاں کی حکومت ان نوجوانوں کے لئے فکرمند ہوتی تو آج بے روزگاری کی شرح میں ناقابل حد تک اضافہ نہیں ہوتا، بہت وقت گذر چکا ہے، اب آنے والی کسی دوسری حکومت سے ہی کچھ توقع کی جاسکتی ہے۔

اسرائیلی وزیراعظم کی بدعنوانی

اسرائیل کے اٹارنی جنرل نے اپنے ملک کے وزیراعظم بن یامین نتن یاہو پر سرکاری خزانے میں خرد برد کرنے اور ارب پتیوں سے لاکھوں ڈالر مالیت کے قیمتی تحفے لے کر میڈیا گروپ کے مالکوں کو ناجائز فائدہ پہونچانے کے الزامات عائد کئے ہیں، ان کے خلاف گذشتہ چند سالوں سے ہورہی تحقیقات کے بعد یہ انکشاف ہوا کہ اسرائیلی وزیراعظم کا دامن خیانت ودھوکہ دھری سے داغدار ہے، اور اس کے کئی معاملات سامنے آئے ہیں، یہ اور بات ہے کہ انہوں نے اپنے خلاف عائد الزامات کو بے بنیاد قرار دیا، اس لئے حکام کا خیال ہے کہ انہیں فرد جرم عائد کرنے سے پہلے صفائی اور رفع الزام کا موقعہ دیا جائے گا لیکن اگر ان پر جرم ثابت ہوگیا تو ان کے خلاف بدعنوانی کا مقدمہ چلایا جائے گا، اگر ایسا ہوتا ہے تو انہیں عہدے سے برطرف بھی کیا جاسکتا ہے، جس کا فیصلہ وہاں کی سپریم کورٹ کرے گی کہ اس کے لئے کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے، دلچسپ بات یہ ہے کہ اپریل میں عام انتخابات ہونے والے ہیں، جس میں وہ خود وزارت عظمیٰ کے مضبوط دعویدار وامیدوار ہیں، اگر ان کا جرم ثابت ہوگیا تو عدالت انہیں باہر کا راستہ دکھلاسکتی ہے، بن یامین نتن یاہو ۲۰۰۹ء سے اسرائیل کے وزیراعظم ہیں ان کے دس سالہ دور حکومت میں خطہ کے اندر جاری بدامنی اور لاقانونیت نے ہر انسان کو بے چین کر رکھا ہے، فلسطین کے بے قصور مسلمانوں کی جان ومال اور عزت وآبرو پر ڈاکہ ڈال رکھا ہے، وہاں کے لوگ امن وسکون کے متلاشی ہیں اور خود اسرائیلی ان کے مکر وفریب سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں، ماضی میں اسرائیل کے سابق صدر موشف کا تساف سے بھی لوگ پریشان تھے وہ اس قدر خودسر ہوگئے تھے کہ ہر ناجائز کو جائز سمجھنے لگے تھے لیکن قانون کے ہاتھ لمبے ہوتے ہیں ان کو بھی جنسی زیادتی کے جرم میں سات سال کی سزا اور مالی جرمانہ ادا کرنے پڑے تھے اس طرح کے واقعات صہیونی ریاست کے اخلاقی انحطاط کا واضح ثبوت ہیں اب دیکھنا یہ ہوگا کہ اٹارنی جنرل اس بدعنوان وزیراعظم پر کس طرح قانونی شکنجہ کستے ہیں اور کب ان سے لوگوں کو نجات دلاتے ہیں۔

نیوز چینلوں کی شرپسندی

ان دنوں الیکٹرونک میڈیا محض اپنے مفاد اور ٹی آر پی بڑھانے کے لئے سنسنی خیز فرضی خبروں کے ذریعہ عوام کے ذہن ودماغ میں نفرت کی بیج بونے میں لگا ہوا ہے اور جب کچھ نہیں ملتا ہے تو یہ فرضی سروے پر گھنٹوں پروگرام کرتے ہیں، اس وقت ٹی وی کے اسکرین پر مباحثہ اور مکالمہ کرنے والوں کے درمیان زبانی جنگ کے مناظر سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب ملک کی قسمت اور تقدیر بدل جائے گی، اور جب اچانک بجلی گل ہوجاتی ہے تو دیکھنے والوں کا احساس بیدار ہونے لگتا ہے کہ یہ سب خواب وخیال کی باتیں تھیں جن کا کوئی مطلب اور مقصد نہیں ہے، اس لئے ملک کے کئی ممتاز تجزیہ نگاروں نے نیوز چینلوں کی حب الوطنی پر سوالیہ نشان لگاتے ہوئے اس سے ہوشیار رہنے کی ترغیب دی، یہاں تک کہ سپریم کورٹ کے سابق جسٹس مسٹر کاٹجو جی نے ایک انٹرویو میں کہا کہ یہ میڈیا کے اینکر اس قدر دروغ گوئی کرتے ہیں کہ میرے نزدیک ان کا اعتبار ووقار ہی ختم ہو گیا ہے، اس کی ایک تازہ مثال یہ ہے کہ ابھی حالیہ دنوں میں ری پبلک ٹی وی چینل نے جموں وکشمیر کی جماعت اسلامی پر پابندی کا ذکر کرتے ہوئے اس کا سرا جماعت اسلامی ہند کے امیر سے جوڑ دیا اور نہایت ہی گھٹیا اور من گھڑت انداز میں حضرت مولانا سید جلال الدین عمری صاحب کو جموں وکشمیر جماعت کا سرغنہ دہشت گرد ٹھہرایا، حالانکہ ان دونوں جماعتوں کے الگ الگ اصول ومنشور ہیں، مگر میڈیا نے دونوں کو جوڑ کر اپنی ذہنی دیوالیہ پن کا ثبوت دیدیا، دنیا جانتی ہے کہ مولانا عمری صاحب ایک صاف ستھرے شبیہ رکھنے والے ملک کے ایک ممتاز عالم دین ہیں، ان کی کردارکشی کرکے اس میڈیا نے شرپسندانہ حرکت کی ہے، بات یہیں پر ختم نہیں ہوئی بلکہ ایک دوسرے چینل سی این نیوز ۱۸ نے مسعود اظہر کی جائداد کے ساتھ حرمین شریفین اور مسجد اقصی کی تصاویر دکھلا کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی ناپاک کوشش کی، چنانچہ ان دونوں کے خلاف ملک کی مسلم تنظیموں اور دینی وملی شخصیات نے سخت احتجاج کیا اور ہمارے بزرگوں نے ان دونوں کے خلاف قانونی کاروائی کا مطالبہ کیا، امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ کے امیر شریعت، آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ کے جنرل سکریٹری مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی دامت برکاتہم نے لیٹر اور ٹیوٹر کے ذریعہ اپنی سخت ناراضگی ظاہر کی، آپ کی ان احتجاجی تحریروں سے میڈیا گروپ میں کھلبلی مچ گئی اور ری پبلک ٹی وی چینل کے سینئر صحافی ارنب گوسوامی کو غیر مشروط معافی مانگنی پڑی اس سے اتنی بات تو واضح ہوگئی کہ میڈیا مستقل اسلام مخالف سرگرمیوں میں لگا رہتا ہے، جس کا مقصد مسلمانوں کو دہشت زدہ کرنا اور ان کے حوصلے کو پست کرنا ہوتا ہے، ان میڈیا والوں کو دوسروں کی آنکھوں میں تنکا تلاش کرنے سے پہلے اپنی آنکھوں کی شہتیر کو ٹٹولنا چاہئے، اس لئے اب مجھے نامور صحافی روش کمار کی اس تجویز سے اتفاق ہے کہ اگر آپ کو ہندوستان میں صحافت کو بچانا ہے تو نیوز چینلوں کو کچھ دنوں کے لئے دیکھنا بند کردیجئے، اس وقت جو کچھ چینلوں پر دکھایا جارہا ہے وہ خبط کی دنیا ہے، دیوانگی کا عالم ہے۔

یادوں کے چراغ

جناب حافظ عبدالحمید صاحبؒ ایک شفیق استاذ

: رضوان احمد ندوی

بہار کی سرزمین تاریخ کے ہر دور میں پر بہار رہی ہے، بعضے وہ ہیں جن کی پوری دنیا میں شہرت وناموری کی دھوم مچی اور دنیا سے چلے گئے اور چند ایسے بھی تھے؛ جنہوں نے گوشہ گم نامی میں زندگی گذاری اور دنیا سے رخصت ہو گئے؛ لیکن لوگوں نے نہیں جانا کہ وہ کون تھے؟ کیا تھے؟ انہیں گمنام شخصیات میں ایک شخص حافظ عبدالحمید کی بھی تھی۔ حضرت حافظ صاحب مرحوم بہار کے ضلع سوپول کی ایک چھوٹی سی مسلم بستی پلارنزدر اگھوپور کے باشندہ تھے، انہوں نے ایک عرصہ تک مدرسہ اسلامیہ عربیہ چھتہی ہنومان نگر ضلع سوپول (سہرسہ) میں تعلیم وتدریس کی خدمت انجام دی اور جب یہاں سے ریٹائر ہوئے تو اپنے ہی گاؤں کے ایک مدرسہ محمودیہ جس کو ان کے پوتے حافظ نعمت اللہ نے قائم کیا ہے، وہاں تدریسی خدمات انجام دینے لگے، اس طرح حافظ صاحب کی پوری زندگی تعلیم وتدریس میں گذری۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی انسان کی زندگی میں اس کا کردار وعمل ہی وہ پیمانہ ہوا کرتا ہے، جس سے اس کے محاسن ومعائب کی پیمائش کی جاسکتی ہے۔ بلا شبہ ہمارے استاذ محترم ایک باشعور حافظ قرآن اور عالی ظرف انسان تھے، تواضع وانکساری آپ کا نمایاں وصف تھا۔ تعلّی سے آپ کوسوں دور تھے، ان میں حلم و بردباری کی بھی ایسی صفت تھی کہ کبھی اپنی ذات کے لئے کسی سے انتقام نہیں لیا۔ مزاج میں سادگی کے ساتھ ساتھ سلیقہ مندی بھی تھی جس سے ان کی سلامت روی اور وضع داری جھلکتی تھی حافظ صاحب کی عمر ۷۵/سال سے متجاوز تھی لیکن اس ضعف کی حالت میں بھی ان کی ہمت اور جسمانی محنت کا حوصلہ جوانوں کے لئے لائق صد رشک تھا وہ اپنی ہمت کی بنا پر بسا اوقات جوانوں کو ہی شرمندہ کر دیتے تھے؛ لیکن جب آپ نے حضرت ماسٹر محمد قاسم صاحب پوہدی سے اصلاحی تعلق قائم کیا تو زندگی کا رنگ و آہنگ ہی بدل گیا، ہمیشہ ان کا دل ذکر وفکر اور تسبیح وتہلیل میں لگا رہتا اس طرح ان کی شخصیت میں ان کے شیخ ومرشد کا رنگ جھلکنے لگا، ان کی زندگی میں مختلف طرح کے مراحل آئے مگر شان استغناء وتوکل ہمیشہ قائم رہی۔

میری تعلیمی اور تربیتی زندگی کی تعمیر وتشکیل میں حافظ صاحب مرحوم خشت اول کی حیثیت رکھتے ہیں اب سے تقریباً ۴۲/سال پہلے کی بات ہے کہ جب میں گھریلو تعلیم پانے کے بعد والد ماجد حضرت الحاج مولانا سلطان احمد صاحبؒ کی سرپرستی میں ابتدائی دینیات کی تعلیم کے لئے حافظ صاحب کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا تو آپ نے ہی میری زندگی کو نیا رخ عطا کیا۔ میرے تعلیمی سفر کو نیا زاویہ بخشا، پھر زندگی زندگی کے لئے خود رہنما بن گئی، جسے میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا، ان ہی سے حرف شناسی اور املا نویسی سیکھی، جب وہ درس گاہ میں چٹائی پر جلوہ افروز ہوتے تو ہم طلبہ ڈرے سہمے ان کے گرد جمع ہو جاتے، خوف کا یہ عالم ہوتا کہ گھبراہٹ میں دل وکتاب دونوں ایک ساتھ ہلتے رہتے، پھر سب کو باری باری پکارتے، ایک ایک کا سبق غور سے سنتے، تختی پر مشق دیتے، اگر حروف کے دروبست میں کوئی کمی کوتاہی، یا خامی رہ جاتی تو پہلے مربیانہ اور مشفقانہ انداز میں سمجھاتے، اس کے بعد مناسب انداز میں تنبیہ کرتے، وہ بیک وقت شفیق بھی تھے اور ہمدرد بھی سخت گیر بھی اور سخت مزاج بھی، شفقت کا یہ عالم تھا کہ ہر بچے کو پیار کرتے، اس لئے بچے بھی آپ کے حسن سلوک کا گرویدہ رہتے، اور سخت گیری کا معاملہ یہ تھا کہ اگر املا نویسی میں کوئی غلطی راہ پا جاتی تو ایسی سخت سزا دیتے کہ کبھی کبھی چھڑیاں ٹوٹ جاتیں۔

اس طرح آپ طلبہ کی علمی وفکری تربیت وترقی کے لئے ہمیشہ متفکر رہتے تھے، ان کے مستقبل کو روشن وتابناک بنانے کے لئے ہر آن کوشاں وسرگرداں رہتے اور مشفق باپ کی طرح درد بھرے انداز میں تنبیہ فرماتے۔

بسیار خوباں دیدم لیکن تو چیزے دیگری

واقعہ یہ ہے کہ اس تنبیہہ نے بہت سے سنگ ریزوں کو لعل وگوہر بنا ڈالا، اگر آج کل کے طلباء کو اس طرح کی تنبیہ کی جائے تو مدرسہ سے راہ فرار اختیار کر لیں گے، ان میں ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ کسی صاحب ثروت کے آگے جھکنا جانتے ہی نہیں تھے لیکن اہل فضل وکمال کی بڑی قدر کرتے تھے، حفظ قرآن نے ان کو انسانی خوف سے بے نیاز کر دیا تھا۔

میں نے حافظ صاحب کو اکثر دیکھا کہ وہ فارغ اوقات میں قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہتے، قرآن مجید کی تلاوت سے ان کو اس درجہ شغف تھا کہ کبھی کبھی راستے چلتے پھرتے پڑھتے رہتے، بلا شبہ وہ قرآن مجید کے عمدہ حافظ اور بڑے متقی اور پرہیزگار انسان تھے، اس بھری پڑی دنیا میں عظمت وکردار کے ایسے نگینے خال خال ہی وجود میں آتے ہیں، کئی برس ہوئے، وہ اللہ کے پیارے ہو گئے۔ بہرحال اس دنیائے بے ثبات میں جو بھی آیا ہے سب کو موت کا مزہ چکھنا ہے باقی رہنے والی ذات صرف اللہ کی ہے، **والبقاء للہ**۔

اس دنیا کی ہر شخصیت خواہ کتنی ہی دلکش کیوں نہ ہو اسے ایک دن رخصت ہونا ہے، مگر بعض شخصیتوں کے جدا ہونے کا صدمہ دیرپا ہوتا ہے۔ حضرت حافظ صاحب کی شخصیت بھی کچھ ایسی ہی شخصیتوں میں تھی جن کے وصال سے صدمہ پہونچا، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی آغوش رحمت میں لیکر فردوس بریں کے اعلیٰ ترین مراتب ومناصب عطا فرمائے اور عقیدت مندوں اور شاگردوں کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ **ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم**

کتابوں کی دنیا

تبصرہ کے لئے کتابوں کے دو نسخے آنے ضروری ھیں

پروفیسر لطف الرحمن۔ فن اور شخصیت

: رضوان احمد ندوی

اردو ادب کے معروف محقق، قادر الکلام شاعر ونامور ناقد جناب پروفیسر لطف الرحمٰن (۱۹۴۱۔۲۰۱۳) کی شخصیت اور سیرت وکردار محتاج تعارف نہیں، وہ بہار کے ان ادیبوں اور نقادوں میں سے تھے جنہوں نے ستائش کی تمنا اور صلہ کی پرواہ کئے بغیر اپنے علمی وتحقیقی، تنقیدی اور ادبی سفر کو بڑی سلاست روی کے ساتھ جاری رکھا اور اپنے پیچھے قابل قدر تخلیقات چھوڑیں، جو ہمارے ادب کا غیر فانی سرمایہ ہے، ان کے تنقیدی مضامین، تنقیدی مکالمے اور نقد نگاہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے یہ تنقید نہیں، تخلیق ہے اور تخلیق کیسی ہو بے مقصد نہیں ہوتی اس لئے انہوں نے تخلیق کو فن عبادت سے تعبیر کیا ہے۔

انہوں نے گرچہ ادب وتنقید کے میدان میں شہرت وناموری حاصل کی، لیکن سیاست کے خاردار راہوں کی بھی سیاحت کی اور اسے بھی گل گلزار بنائے رکھا، وزارت کے عہدہ ومنصب نے ان کی علمی وادبی شخصیت کو ذرہ برابر بھی متاثر نہ کیا، ورنہ ہوتا یہی ہے کہ عہدہ اور منصب کی نفسیات مزاج کو شوخ وشنگ بنا دیتی ہے، کرسی کی اونچائی پیشانی پر عہدے کی لمبائی کی لکیر کھینچ دیتی ہے، یہ اعلیٰ ظرفی تھی پروفیسر صاحب کی کہ وہ جہاں تھے اونچی کرسی پر پہونچنے کے بعد بھی وہیں بنے رہے۔

یہ اخلاقی قدریں انہیں خانقاہ رحمانی مونگیر سے وابستگی نے عطا کیں، وہاں کے روحانی ماحول نے ان کے دل میں گداز اور فکر میں وسعت بخشی، انہیں بنیادوں پر ان کے وصال کے بعد امیر شریعت مفکر اسلام اور ہمارے مخدوم ومحترم حضرت مولانا محمد ولی رحمانی مدظلہ جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ وسجادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر کی قیادت میں ۲۳/نومبر ۲۰۱۷ء کو فروغ ادب رحمانی فاؤنڈیشن مونگیر کے زیر اہتمام پروفیسر لطف الرحمٰن صاحب کے حالات وکمالات پر ایک کامیاب سمینار منعقد ہوا، جس میں ملک کے بڑے ممتاز اور صاحب فکر ونظر ادیبوں نے پروفیسر صاحب کی زندگی کے مختلف گوشوں اور علمی وادبی کارناموں پر قیمتی مقالات پیش کئے، اس گنج ہائے گرانمایہ کی افادیت ونافعیت کو عام کرنے کے لئے رحمانی فاؤنڈیشن کے جنرل سکریٹری جناب مولانا ظفر عبدالرؤف رحمانی نے ہمت وحوصلہ سے کام لیا اور اپنے رفقاء کے تعاون سے، ان مقالات کو نہایت سلیقہ سے مرتب کر کے کتابی شکل میں شائع کیا، زیر تبصرہ کتاب ''پروفیسر لطف الرحمٰن فن اور شخصیت'' اسی سمینار میں پڑھے جانے والے بیشتر مقالات ومضامین کا مجموعہ ہے جس میں حضرت امیر شریعت مدظلہ کی نگارشات کے علاوہ جناب شفیع جاوید، جناب مشتاق احمد، جناب محمد نسیم، جناب ارمان نجمی، جناب ابوذر ہاشمی، جناب فخر الدین عارفی، جناب عاصم شہنواز شبلی، مولانا وقار الدین لطیفی ندوی، جناب علیم اللہ حالی، جناب فاروق ارگلی، جناب صدر امام قادری اور ارتضیٰ کریم وغیرہ جیسے مشاہیر علم وادب اور معاصر اہل قلم نے پروفیسر صاحب کی علمی وادبی خدمات اور فنی خصوصیات پر روشنی ڈالی ہے۔

۵۱۲ صفحات کی اس خوبصورت کتاب کو بنیادی طور پر ۵/ابواب پر تقسیم کیا جاسکتا ہے، باب اول میں احتساب شعر کے عنوان کے تحت ان کے نظریہ شعر وادب وسخن فہمی پر گفتگو کی گئی ہے، باب دوم میں ۱۲/ایسے اہل قلم کے مضامین شامل ہیں جنہوں نے ان کی غزل گوئی کا فنی جائزہ لیا ہے، باب سوم میں پروفیسر صاحب کی نظم نگاری، باب چہارم میں ان کے تنقیدی نظریات اور باب پنجم میں ان کی شخصیت کے خدوخال پر اصحاب قلم نے اپنے قلبی تاثرات کا اظہار کیا ہے اس کے علاوہ پروفیسر لطف الرحمٰن صاحب کی خود نوشت سوانحی خاکے بھی زیب قرطاس ہیں، اور اخر میں شعراء کرام نے منظوم ہدیہ عقیدت پیش کیا ہے، سرورق پر پروفیسر صاحب کی عکسی تصویر اور پس ورق پر ان کی چار تصانیف کے ٹائیٹل صفحات کے عکس نے کتاب کو ظاہر اور صوری اعتبار سے کافی دلکش اور جاذب نظر بنا دیا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب میں شامل کئی مضامین ادبی وتنقیدی نقطہ نظر سے خاصی اہمیت کے حامل ہیں، خاص طور پر ہمارے مخدوم حضرت امیر شریعت مدظلہ کی گرانقدر نگارشات، یادوں کی یاد، حرفے چند، اور کیا کہوں کیسے تھے پروفیسر لطف الرحمٰن کتاب کا خلاصہ اور نچوڑ ہے، یا یوں کہئے کہ یہ جواہر پارے کوزہ میں سمندر کی مانند ہیں، میں نے ان تینوں مضمون کو بڑی دلچسپی سے پڑھا اور پڑھنے کے بعد یہی تاثر پیدا ہوا کہ وہ سلامت رہیں ہزار برس، آپ بھی اپنی ادبی پیاس بجھائیے، حضرت امیر شریعت مدظلہ نے پروفیسر صاحب کی شخصیت کے بنیادی محرکات وعوامل اور فکر وفن پر اظہار خیال کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ پروفیسر لطف الرحمٰن آج تہذیب کے مرد آگاہ ہونے کے باوجود عجلت کا شکار نہیں ہیں، نہ سطحیت کا مرض ان کے قریب سے گذرا ہے، وہ گہرے مطالعہ، ڈوب کر پڑھنے، غور وفکر، تحلیل وتجزیہ اور نقد ونظر کا مزاج رکھتے ہیں، قدرت نے انہیں عقل کے وافر حصہ کے ساتھ عمدہ حافظہ سے نوازا ہے، جس کا وہ بہترین ایجابی مصرف لیتے ہیں۔

عام زندگی سے لے کر فکر وتحقیق کے مرحلوں تک ان میں جو بڑا وصف آتا ہے وہ قوت گفتار کے ساتھ جرأت اظہار بھی ہے جس سے ان کے جملے گوہر آبدار بن جاتے ہیں (ص ۳۳۶) زندگی میں ان جیسا حاضر جواب میں نے چند در چند ہی دیکھا ہے، ایسے بے داغ ذہانت کے باوجود بڑے مخلص، یاروں کے یار اور نباہنے، نباہتے رہنے کا نام لطف الرحمٰن ...... (ص ۳۳۹) بہرحال کتاب اپنے موضوع پر نہایت جامع ہے نیز اس کی چھپائی میں عمدہ اور نفیس کاغذ کا استعمال کیا گیا ہے، رحمانی فاؤنڈیشن کا یہ عظیم کارنامہ سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے، امید ہے کہ ادبی حلقے میں اس کتاب کی پذیرائی ہوگی، اردو ادب سے دلچسپی رکھنے والے باذوق اصحاب فکر وفن ۳۵۰ روپے بھیج کر فروغ ادب رحمانی فاؤنڈیشن بیلن بازار مونگیر (بہار) سے طلب کر سکتے ہیں۔

طنز وطعنہ سے بچئے

مفتی محمد تقی عثمانی

طنز وطعنہ سے کسی کی دل آزاری کرنا گناہ ہے عربی زبان میں ''طعنہ'' کے معنی ہیں ''کسی کو نیزہ مارنا'' اس لفظ کے اندر اس طرف اشارہ ہے کہ 'طعنہ دینا' ایسا ہے جیسے دوسرے کو نیزہ مارنا۔
اس لئے کہ جب دوسرے کے لئے 'طعنہ' کا کوئی لفظ اور اس سے اس کا دل ٹوٹا تو پھر اس کی دل آزای کا زخم نہیں بھرتا، انسان ایک مدت تک یہ بات نہیں بھولتا کہ اس نے فلاں وقت مجھے اس طرح طعنہ دیا تھا۔ لہذا یہ طنز کرنا، دوسرے پر اعتراض کرنا اور طعنہ دینے کے انداز میں بات کرنا یہ دوسرے کی دل آزاری ہے اور اس کی آبرو پر حملہ ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عمل انسان کے ایمان کے منافی ہے۔

مومن کے جان ومال اور عزت کی حرمت

ایک مسلمان کی جان، اس کا مال، اس کی آبرو، یہ تین چیزیں ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اتنی حرمت بیان فرمائی ہے جس کا ہم اور آپ اندازہ نہیں کرسکتے ۔ حجۃ الوداع کے موقع پر جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے پوچھا کہ یہ دن جس میں تم سے گفتگو کر رہا ہوں، کون سا دن ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ عرفہ کا دن ہے، آپ ﷺ نے دوسرا سوال کیا کہ یہ جگہ جہاں میں کھڑا ہوں، یہ کونسی جگہ ہے؟ صحابہ نے فرمایا: کہ یہ حرم کا علاقہ ہے۔ آپ نے پھر تیسرا سوال کیا کہ یہ مہینہ جس میں خطاب کر رہا ہوں یہ کون سا مہینہ ہے؟ صحابہ نے فرمایا: کہ یہ ذی الحجہ کا مقدس اور حرمت والا مہینہ ہے۔ پھر فرمایا کہ اے مسلمانو! تمہاری جانیں، تمہارے مال، تمہاری آبروئیں ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں جیسے آج کا یہ دن۔ آج کی یہ جگہ اور آج کا یہ مہینہ حرام ہے، یعنی جو حرمت اللہ تعالیٰ نے اس مکان مقدس کو عطا فرمائی ہے، وہی حرمت ایک مومن کے جان ومال اور آبرو کی ہے۔

ایسا شخص کعبہ کو ڈھانے والا ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کا طواف فرما رہے تھے طواف کرتے ہوئے آپ ﷺ نے 'کعبہ' سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: کہ اے بیت اللہ تو کتنی حرمت والا ہے، کتنے تقدس والا ہے، تو کتنا عظیم الشان ہے، پھر آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ اے عبد اللہ! کیا دنیا میں کوئی چیز ہے جس کی حرمت اور جس کا تقدس بیت اللہ سے زیادہ ہو؟ میں نے عرض کیا کہ ''اللہ ورسولہ اعلم'' صحابہ کرام کا یہ متعین جواب تھا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، مجھے نہیں معلوم کہ کونسی چیز اس سے زیادہ حرمت والی ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا میں تمہیں ایک چیز بتاتا ہوں جس کی حرمت اس بیت اللہ کی حرمت سے بھی زیادہ ہے وہ ہے ایک مسلمان کی جان، اس کا مال، اس کی آبرو، اگر ان میں سے کسی چیز کو کوئی شخص ناحق نقصان پہنچاتا ہے تو وہ کعبہ کو ڈھانے والے کی طرح ہے۔

مومن کا دل تجلی گاہ ہے

کسی کو طعنہ دینا دراصل اس کی آبرو پر حملہ کرنا اور اس کی دل آزاری کرنا ہے، حضرت ڈاکٹر عبد الحئی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مومن کا دل تو اللہ تعالیٰ نے ایک ہی کام کے لیے بنایا ہے، وہ یہ کہ مومن کا دل صرف اللہ رب العالمین کی جلوہ گاہ ہو، اس دل میں ان کا ذکر ان کی یاد ہو، ان کی فکر ہو، ان کی محبت ہو، یہاں تک کہ بعض صوفیاء کرام نے یہ فرمایا کہ مومن کا دل 'عرش الٰہی' ہے، یعنی مومن کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت کی فرودگاہ ہے، یہ دل اللہ تعالیٰ کی 'تجلی گاہ' ہے، چاہے انسان کتنا ہی برا ہو جائے، لیکن اگر اس کے دل میں ایمان ہے تو کسی نہ کسی وقت اس میں اللہ کی محبت ضرور اترے گی ان شاء اللہ اور جب یہ دل اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے لیے بنایا ہے تو ایک مومن کے دل کو توڑنا درحقیقت اللہ جل شانہ کی جلوہ گاہ پر العیاذ باللہ حملہ کرنا ہے، اس لیے فرمایا کہ تمہیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ تم کسی دوسرے مسلمان کا دل توڑو۔

مسلمان کا دل رکھنا موجب ثواب ہے

اگر تم نے کسی کا دل رکھ لیا، اس کو تسلی دیدی، یا کوئی ایسا کلمہ کہہ دیا جس سے اس کا دل خوش ہوگیا، تو یہ عمل تمہارے لئے بہت بڑا اجر وثواب کا موجب ہے۔ اسی کو مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: دل بدست آور کہ حج اکبر است ''یعنی کسی مسلمان کا دل کو تھامنا، یہ حج اکبر کا ثواب رکھتا ہے، اور طعنہ دینا دوسرے کا دل ٹوڑنا ہے یہ گناہ کبیرہ ہے''۔

ایک سوال اور اس کا جواب

بعض لوگوں کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہیکہ ایک طرف تو یہ کہا جا رہا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو۔ یعنی لوگوں کو اچھائی کی دعوت دو اور اگر کوئی غلط کام میں مبتلا ہے تو اس کو بتا دو اور اس کو روک دو۔ اور دوسری طرف یہ کہا جا رہا ہے کہ دوسرے مسلمان کا دل مت توڑو۔ اب دونوں کے درمیان تطبیق کس طرح کی جائے گی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں کے درمیان تطبیق اس طرح ہوگی کہ جب دوسرے شخص سے کوئی بات کہو تو خیر خواہی سے کہو، تنہائی میں کہو، نرمی سے کہو، محبت سے کہو اور اس انداز میں کہو کہ جس سے اس کا دل کم سے کم ٹوٹے۔ مثلاً تنہائی میں اس سے کہے کہ بھائی! تمہارے اندر یہ بات قابل اصلاح ہے۔ تم اس کی صلاح کرلو۔ لیکن طعنہ کے انداز میں کہنا یا لوگوں کے سامنے سر بازار اس کو رسوا کرنا، یہ چیز انسان کے دل میں گھاؤ ڈال دیتی ہے، اس لئے حرام اور گناہ ہے۔

ایک مومن دوسرے مومن کے لئے آئینہ ہے

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''المؤمن مراۃ المؤمن' 'ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے۔ یعنی جس طرح اگر کوئی شخص اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھ لے تو چہرہ میں کوئی عیب یا داغ دھبہ ہوتا ہے تو وہ نظر آ جاتا ہے اور انسان اس کی اصلاح کر لیتا ہے، اسی طرح ایک مومن دوسرے مومن کے سامنے آنے کے بعد اس کو بتا دیتا ہے کہ تمہارے اندر فلاں بات ہے اس کو درست کرلو۔ یہ حدیث کا مضمون ہے۔

آئینہ سے تشبیہ دینے کی وجہ

یہ حدیث ہم نے بھی پڑھی ہے اور آپ حضرات نے بھی اس کو پڑھا اور سنا ہوگا۔ لیکن جس شخص کو اللہ تعالیٰ علم حقیقی عطا فرماتے ہیں ان کی نگاہ بہت دور تک پہنچتی ہے، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے مومن کو آئینہ سے تشبیہ دی ہے، لوگ اتنا تو جانتے ہیں کہ آئینہ کے ساتھ یہ تشبیہ اس وجہ سے دی ہے کہ جس طرح آئینہ چہرے اور جسم کے عیوب بتا دیتا ہے، اسی طرح مومن بھی دوسرے مومن کے عیوب بتا دیتا ہے۔ لیکن آئینہ کے ساتھ تشبیہ دینے میں ایک اور وجہ بھی ہے وہ یہ کہ آئینہ کا یہ کام ہے کہ وہ آئینہ عیب اور برائی صرف اس کو بتاتا ہے جس کے اندر وہ عیب ہوتا ہے اور جو اس کے سامنے کھڑا ہے، لیکن دوسرا شخص جو دور کھڑا ہے، اس کو نہیں بتاتا کہ دیکھو اس کے اندر یہ عیب ہے۔ اسی طرح مومن کا کام یہ ہے کہ جس کے اندر کمزوری یا نقص یا عیب ہو اس کو تو محبت اور پیار سے بتا دے کہ تمہارے اندر یہ نقص اور کمزوری ہے؛ لیکن دوسروں کو ذلیل کرنا، رسوا کرنا، اس کی برائیاں بیان کرنا مومن کا کام نہیں۔

غلطی بتائے، ذلیل نہ کرے

لہٰذا اس ایک حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے دونوں باتیں بیان فرما دیں، ایک یہ کہ مومن کا کام یہ بھی ہے کہ وہ دوسرے مومن کے اندر کوئی غلطی دیکھ رہا ہے تو اس کو بتائے۔ دوسروں کے سامنے ذلیل اور رسوا نہ کرے، اس کا عیب دوسروں کو نہ بتائے۔

طنز، ایک فن بن گیا ہے

آج ہمارے معاشرے میں طعنہ دینے کا رواج پڑ گیا ہے، اب تو طنز باقاعدہ ایک فن بن گیا ہے اور اس کو ایک ہنر سمجھا جاتا ہے کہ کس خوبصورتی کے ساتھ بات لپیٹ کر کہہ دی گئی ہے، اس سے بحث نہیں کہ اس کے ذریعہ دوسرے کا دل ٹوٹا یا دل آزاری ہوئی۔

انبیاء طنز اور طعنہ نہیں دیتے تھے

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے، اور یہ سب اللہ کے دین کی دعوت لے کر آئے، کسی نبی کی زندگی میں کوئی ایک مثال ایسی نہیں ملے گی کہ کسی نبی نے اپنے مخالف کو یا کسی کافر کو طعنہ دیا ہو، یا طنز کیا ہو، بلکہ جو بات وہ دوسروں سے کہتے تھے وہ محبت اور خیر خواہی سے کہتے تھے تاکہ اس کے ذریعہ دوسرے کی اصلاح ہو۔ آج کل تو طعنہ دینے اور طنز نگاری کا ایک سلسلہ چلا ہوا ہے۔
جب آدمی کو ادبیت اور مضمون نگاری کا شوق ہوتا ہے یا تقریر میں آدمی کو دلچسپی پیدا کرنے کا شوق ہوتا ہے تو پھر اس مضمون نگاری میں اس تقریر میں طنز اور طعن وتشنیع بھی اس کا ایک لازمی حصہ بن جاتا ہے۔

حقیقی مسلمان ایسا ہوتا ہے !

ایک مسلمان بحیثیتِ مسلمان کسی کو نہ دھوکہ دے سکتا ہے اور نہ کسی پر ظلم کرسکتا ہے، نہ وعدہ خلافی کرسکتا ہے اور نہ کسی کے ساتھ خیانت کرسکتا ہے، نہ کسی پر حسد کرسکتا ہے اور نہ کسی کی عیب جوئی کرسکتا ہے، نہ کسی کی توہین و تذلیل کرسکتا ہے اور ایک مسلمان بحیثیت مسلمان کسی پر نہ تہمت لگا سکتا ہے اور نہ کسی کا مذاق اڑا سکتا ہے، نہ کسی کا مال لوٹ سکتا ہے نہ کسی کو ذہنی اذیت پہنچا سکتا ہے اور نہ جسمانی تکلیف دے سکتا ہے، بلکہ ایک مسلمان ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے عدل وانصاف قائم کرے گا، کئے ہوئے وعدہ کی تکمیل کرے گا، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے گا، سچائی کا دامن تھامے رہے گا، امانت داری کا عملاً ثبوت پیش کرے گا، کمزوروں محتاجوں، اور تنگدستوں کی مدد کرے گا، یتیموں پر شفقت کا ہاتھ پھیرے گا، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرے گا، ماں باپ کی خدمت واطاعت کرے گا، اولاد کی صحیح پرورش اور تربیت کرے گا، دوسروں کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر مقدم رکھے گا، مسلمان ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے دوسروں کی عزت، عصمت اور عفت کا بھرپور لحاظ رکھے گا، ظلم وبربریت کو ختم کرے گا، مظلوم کی حمایت ومدد کرے گا، نرمی اور ہمدردی کا برتاؤ کرے گا، حلم وبردباری سے سارے امور انجام دے گا، انتقام کی آگ میں بھڑکنے کے بجائے عفو ودرگزر سے کام لے گا۔ (ماخوذ از خطباتِ رشادی)

شہادت پر سیاست ہو رہی ہے

احساس نایاب

مودی سرکار پانچ سالوں میں ہرلحاظ سے ناکام رہی ہے، اقتدار میں آنے سے پہلے جتنے دعوے کئے سارے جھوٹے ثابت ہوئے، نہ عورتوں پہ ہورہے مظالم کا خاتمہ ہو پایا، نہ کسانوں کو ان کا حق ملا، نہ بے روزگاری ختم ہوئی، نہ ہندوستان میں وکاس کا جنم ہوا۔

برعکس نوٹ بندی کے نام پہ ملک کی اقتصادی حالت خستہ ہوگئی، جی ایس ٹی کے وار نے عام انسان کی کمر توڑ دی، پندرہ لاکھ کا لالچ دلا کر عوام کو بھوکا ننگا کر دیا گیا، نیراؤ مودی جیسے کئی بھگوڑے مودی کی ناک کے نیچے سے غریب عوام کا پیسہ لیکر فرار ہوگئے، ملک میں ہندوتوا کے نام پہ مسلم و دلت نوجوانوں کا قتل عام ہوا، طلاق کے نام پہ ہنگامہ مچا، دشمن کے دس سر لانے کی بات کہنے والے اپنے مفاد کے خاطر اپنے ہی جانباز جوانوں کی جانوں کا نذرانہ دیتے رہے، ہندوتوا کے نام پہ ملک بھر میں مندر مسجد کی آگ بھڑکاتے رہے یہاں تک کہ پورے ملک کو جوالا مُکھی (آتش فشاں) بنا کے رکھ دیا اور جب بھاجپا کی اس نفرت بھری سیاست کو عوام سمجھنے لگی اور اپنے محبّ وطن کو تباہ ہوتے دیکھ عوام کا غصہ ارتداد پر پہنچا تو جگہ جگہ ووٹ مانگنے گئے بھاجپائی غنڈوں کو دوڑا دوڑا کر بھگایا گیا دراصل یہ عوام کا پانچ سالہ غصہ تھا جو قہر بن کر بھاجپائیوں پہ ٹوٹا اور اس غصے کے نتیجے 2019 کے عام انتخابات میں بھاجپائیوں کو منہ کی کھانی پڑتی جسکا ٹریلر حال ہی میں ہوئے 4 ریاستوں کی ہار تھی جسکو ساری دنیا نے دیکھا بھی اور سراہا بھی۔

اب یہاں اس صورتحال میں مودی سرکار کا چاروں خانے چت ہونا (مودی کی ہار) یقینی ہوگئی تھی، اور تو اور عوام کے آگے ای وی ایم مشین گھوٹالے کے خلاصے نے تو بھاجپا سرکار کی دھوکہ دہی کے سارے پول کھول کر دنیا کے آگے رکھ دئے ابھی بھاجپائیوں کے پاس 2019 عام انتخابات کے لئے نہ کوئی حکم کا اِکا بچا تھا نہ ہی مسجد مندر کا مدعا کام آنا تھا ایسی صورت حال میں دہشتگردی کا راگ الاپتے ہوئے ایک بار پھر سے مسلم نوجوانوں کو سازش کے تحت دہشتگرد بتا کر گرفتاریاں کرنی شروع کردی گئی تا کہ ملک بھر میں انتشار بڑھے تشدد کی آگ جلے جس میں وہ دوبارہ اپنی سیاسی روٹیاں سیک سکیں لیکن اُن نوجوانوں کے خلاف کوئی پختہ ثبوت نہ ملنے کی وجہ سے یہ چال بھی ناکام ہوتی نظر آئی، اسی دوران انتخابات کے عنقریب اچانک سے کشمیر میں ہونے والا پلوامہ حملہ مودی سرکار کے لئے کسی وردان سے کم نہ تھا ایک طرف ہمارے بہادر جانباز نوجوانوں کی شہادت دوسری طرف دم توڑتی بھاجپا کی گندی سیاست جو اسی موقعہ کی تاک میں تھی پھر کیا تھا شیطانی خرافات کو ایک اور نئی روح خیرات میں مل گئی اور اُس پر گودی میڈیا کی۔

بھڑکانے والی آدھی سچی پوری جھوٹی خبروں نے مودی سرکار میں نئی طاقت بھرنے کی ذمہ داری اپنے کندھوں پہ لے لی، ساتھ ہی ساتھ 49 نوجوانوں کی شہادت کے صدمے و غصے میں نڈھال عوام کو اس قدر بھڑکایا جارہا ہے کہ ہرکوئی جنگ کے خوفناک انجام سے بےخبر جنگ کی مانگ کررہا ہے، کوئی یہ نہیں سوچ پارہا ہے کہ اتنے ہائی الرٹ ہائی سکیورٹی ایریا میں آخر اتنی آسانی سے محض 19 سالہ نوجوان وہ بھی بارود سے لیس کار میں سوار ہوکر کیسے بی ایس ایف کے قافلے میں داخل ہوکر دھماکہ کرسکتا ہے وہ بھی بنا کسی مدد کے، آخر انٹیلیجنس کو وقت رہتے اتنی خطرناک سازش کی خبر کیسے نہیں ملی؟ آخر انٹیلیجنس ایجنسیوں سے اتنی بڑی لاپرواہی کیسے اور کیونکر ہوگئی؟

بہرحال یہاں پہ کس نے جان گنوائی، ملک کا کتنا نقصان ہوا یہ ساری باتیں اپنی جگہ بہت کچھ سوچنے پہ مجبور کرتی ہیں۔ مگر ان تمام حالات سے مودی کی سیاست کو ایک نئی سمت مل گئی جو کل تک مسلم و دلت نوجوانوں کا قتل عام کرکے سیاست کررہے تھے آج وہ ہمارے جانباز نوجوانوں کی شہادت پہ سیاست کررہے ہیں، تبھی آج بھی بی جے پی کی انتخابی ریلیاں اُسی جوش وخروش کے ساتھ زور و شور سے چل رہی ہیں جبکہ کانگریس سے لیکر دیگر سیاسی جماعتیں اس ڈر سے خاموش ہیں کہ کہیں انہیں ملک کا غدار نہ قرار دے دیا جائے یہاں تک کہ کئی حق گو وبے باک صحافی بھی حقیقت سے واقف ہونے کے باوجود چپی سادھے ہوئے ہیں اور ان خوفناک حالات کو دیکھتے ہوئے شہیدوں اور آرمی کے نوجوانوں کے لئے ہمدردی کے ساتھ ساتھ برا بھی لگ رہا ہے کہ آج اُن کی زندگیوں کو بھی سیاست کی چکی میں پیسا جارہا ہے۔

نہ جانے اُنکے اہل خانہ پہ کیا بیت رہی ہوگی جنہوں نے اپنے جوان باپ، بھائی، بیٹے، شوہر قربان کئے ہیں یا ملک کی حفاظت کے خاطر خود سے دور کیا ہوا ہے جو اپنے گھروں کو چھوڑ کر سرحدوں کی حفاظت کے لئے کھڑے ہیں، اُن کے چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کا کیا حال ہوتا ہوگا جنہوں نے اپنے باپ کھوئے ہیں وہ آنگن کیسا ہوگا جہاں کی خوشیاں ہمیشہ کے لئے روٹھ چکی ہیں، اُن گھروں کا کیا ہوتا ہوگا جنکے روشن چراغ ہمیشہ کے لئے بجھ چکے ہیں، آخر کون لوٹائیگا اُنکی تمام کھوئی ہوئی خوشیاں کیا جنگ کرنے سے انکے آنگن میں خوشیاں دوبارہ لوٹ آئینگی؟ نہیں ہرگز نہیں!

> **ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ دوران جنگ اخلاقی اقدار تو مجروح ہوتی ہی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ بنیادی انسانی ہمدردی اور رحم کے جذبات بھی مفقود ہوجاتے ہیں اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ دن رات قتل وغارت کی خبریں سننے او ردل شگاف مناظر ٹیلی ویزن پر دیکھتے رہنے سے احساس زائل ہو جاتا ہے اور زندگی کے تئیں انسان کا رویہ جذبات سے عاری ہو جاتا ہے ۔ دوران جنگ اور اس کے بعد جرائم بھی خوب پنپتے ہیں کہ کیوں کہ حکومت کی پوری مشنری جنگی ضرورتوں میں اور ما بعد جنگ باز آباد کاری کے کام میں مصروف رہتی ہے ۔ ہندوستان ایک بہت بڑی آبادی والا ملک ہے جہاں نہ صرف چوتھائی سے زیادہ آبادی خط غربت سے نیچے زندگی گذار رہی ہے بلکہ جہاں عام حالات میں بھی سینکڑوں معاشرتی مسائل پھن مار رہے ہیں۔ جنگ ہوجانے کی صورت میں یہ سب مسائل کتنی سنگینی اختیار کریں گے اس کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ جنگ کے نتیجے میں نہ تو کشمیر کا مسئلہ حل ہوگا نہ دہشت گردی کا۔ یہ بھی قابل غور ہے کہ جنگ میں یہاں اور وہاں کے وہ لوگ مارے جائیں گے جو قطعی بے قصور ہیں، وہ عورتیں بیوہ ہوں گی جن کے بیوہ ہونے کی نہ کوئی وجہ ہے نہ جواز ، وہ بچے یتیم ہوں گے جو معصوم ہیں اور اپنی یتیمی کو بھی نہیں سمجھ سکتے ۔ محفوظ ومامون رہیں گے تو وہ لوگ جنہوں نے پلوامہ میں ایک غیر انسانی جرم کیا اور جن کی کوئی شناخت ہے نہ ان پر کوئی قد غن۔**

بلکہ ان گھروں کے ساتھ اور بھی کئی گھروں میں قیامت برپا ہوگی کیونکہ میدان جنگ میں گولی بارود کے دھماکے ہوتے ہیں تو وہ یہ نہیں دیکھتے کہ سامنے دشمن ہے یا دوست، دشمن کے جوان مرینگے تو ہمارے بھی جانباز شہید ہونگے آخر کتنی لاشوں پہ آنسو بہائیں اور کتنی چتائیں سجائیں؟

یاد رہے بارود کی ڈھیر، آگ کی لپٹوں میں دھواں ہوا منظر، خون سے سرخ ہوئی ویران و بھیانک وادیوں سے ہی قیامت نہیں جھلکتی بلکہ اُن گھروں میں بھی قیامت کا ماتم پسرا ہوتا ہے جن کے آنگن میں نوجوانوں کی لاشیں پڑی ہوتی ہیں وہ گھر اور اُس گھر کے افراد پہ بھی قیامت ٹوٹتی ہے جنکے لخت جگر اُن سے ہمیشہ کے لئے چھین چکے ہیں، اسلئے جوش میں آکر جنگ کی بات کہنا بڑی بات نہیں بلکہ اُن جانبازوں کے ماں، بہنوں، بیویوں کے درد اُنکی گھبراہٹ انکی بے چینی، انکی بےبسی کو محسوس کرنے کی کوشش کریں جنہیں نہ چاہتے ہوئے بھی مجبوراً یہ سب کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔

اور آج یہاں پہ جو کوئی بھی جنگ جنگ چلا رہے ہیں وہ ایک دفعہ اپنے گھروں کا جائزہ لیں، آخر اُنکے گھروں کے کتنے جوان آرمی، ایرفورس میں شامل ہیں، کتنے ملک کی حفاظت کے خاطر سرحدوں پہ تعینات ہیں؟

کسی اور کے بچوں کو موت کے منہ میں بھیجنا جنگ کے لئے اکسانا حب الوطنی نہیں کہلاتی ہے، بلکہ خود کا خون بہانا اپنی آل واولاد کو وطن کے خاطر قربان کرنا دیش بھگتی ہے، کیا ان سیاستدانوں کی آل واولاد، اس گودی میڈیا کے باپ بھائی آرمی میں ہیں؟ آج تک کتنے سیاستدانوں اور میڈیا والوں نے جنگ میں اپنے عزیزوں کو کھویا ہے؟ اگر نہیں تو انہیں کوئی حق نہیں بنتا کہ وہ جنگ جنگ چلائیں جو خود اپنے آگے پیچھے سکیورٹی گارڈس کی لمبی چوڑی قطاریں لیکر گھومتا ہوا اُسے کوئی حق نہیں کہ وہ جنگ یا شہیدوں کے متعلق لمبی چوڑی تقاریر کرے، اگر جنگ کرنے کا اتنا شوق ہے تو پہلے اپنے بھائی بیٹوں کو آرمی میں جوائن کروا کر اپنی حب الوطنی کا ثبوت دیں پھر اوروں کو جنگ کے لئے اکسائیں۔

کیونکہ جنگ کسی بھی مسئلے کا حل ہرگز نہیں ہے اور اس حقیقت سے ہر کوئی بخوبی واقف ہے، باوجود اس کے جسطرح سے یہ سیاستدان منتری سنتری اور بکی ہوئی گودی میڈیا جو اپنی ٹی آر پی بڑھانے کے لئے گلے پھاڑ کر جنگ کا مطالبہ کرنے کے لئے عوام کو اکسا رہے ہیں، بدلا بدلا چلا رہے ہیں، یہ سب کچھ گندی سیاست کا حصہ ہے، اور دکنی کہاوت کی طرح ہے۔

''جیتے جی جلائے، مرنے کے بعد پلائے'' جیتے جی جن جوانوں کی پرواہ نہیں کی جاتی، اُنکے حق میں آواز نہیں اٹھائی جاتی، انکی ضرورتوں کا خیال نہیں رکھا جاتا انکی جائز مانگوں کو پورا نہیں کیا جاتا اُنکے مرنے کے بعد یہ مگرمچھ کے آنسو بہانا محض ڈھونگ ہے۔

پلوامہ حملے کے 12 دن بعد سرجیکل اسٹرائک کیا گیا۔ یاد رہے اس سے ملک کا بھلا ہو نہ ہو، شہیدوں کے اہل خانہ کو انصاف ملے نہ ملے مگر مودی کی پانچ سالہ ناکامیوں کی پردہ پوشی ضرور ہوگئی، انکے اگلے پچھلے تمام کارنامے بارود کی ڈھیر میں دھواں ہوگئے اور 2019 میں دوبارہ 56 انچ کا سینہ پھول کر غبارہ ہو چکا ہے تو پھر سے لاشوں پہ سیاست ہوگی کیونکہ بھاجپائیوں کی اقتدار کی بھوک، ہوس و لالچ کبھی بھی کسی کی بھی لاشیں گرا سکتی ہیں اور معصوم لاشوں پہ سیاست کرنے میں تو انہیں مہارت حاصل ہے۔

سیتا مڑھی میں امارت شرعیہ کے زیر اہتما م منعقد دوروزہ خصوصی تربیتی اجلاس کی رپورٹ

سید محمد عادل فریدی

سیتامڑھی میں امارت شرعیہ کے زیر اہتمام دوروزہ خصوصی تربیتی اجلاس مورخہ ۶۔۷/مارچ ۲۰۱۹ء کو منعقد ہوا، امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب کی صدارت میں ہونے والا یہ خصوصی تربیتی اجلاس چار سیشنوں پر مشتمل تھا، چاروں سیشن مدرسہ رحمانیہ مہسول سیتامڑھی سے متصل وسیع وعریض میدان میں منعقد ہوئے، تین سیشن خصوصی اجلاس کے تھے جب کہ آخری سیشن اجلاس عام تھا۔ اجلاس کے سبھی سیشنوں کی نظامت کے فرائض نائب ناظم امارت شرعیہ مولانا مفتی محمد سہراب ندوی نے انجام دیے، ان سبھی اجلاس میں سیتامڑھی کے تمام بلاکوں کے نمائندے، نقباء، نائبین نقباء، ارکان عاملہ وشوریٰ امارت شرعیہ، ارباب حل وعقد، علماء و ذمہ داران مدارس، ائمہ مساجد و دانشوران و سماجی خدمت گاروں نے بڑی تعداد میں شرکت کی جب کہ اجلاس عام میں خواص کے ساتھ عوام کی بھی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ اجلاس کا پہلا سیشن مورخہ ۶/مارچ ۲۰۱۹ء کو صبح ساڑھے دس بجے سے کلام اللہ کی تلاوت اور منقبت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شروع ہوا۔ اپنے ابتدائی خطاب میں مولانا عمران قاسمی قاضی شریعت دارالقضاء امارت شرعیہ بالاساتھ نے امارت شرعیہ کے قیام اور اس کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ اللہ کے حکم " اطیعو اللّٰہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم" کی عملی تفسیر ہے، انہوں نے کہا کہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے مسلمانوں کو یہ نعمت حاصل ہے کہ ایک امیر شریعت کی اطاعت میں اجتماعیت کے ساتھ زندگی گذارنے کا موقع میسر ہے۔ مولانا محمد سہراب ندوی صاحب نے اجلاس کی غرض غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ اجلاس تقریر سنانے کے لیے منعقد نہیں کیا گیا ہے، بلکہ اس اجلاس کا مقصد یہ ہے کہ نقباء و نائبین نقباء امارت شرعیہ کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس کرایا جائے، امارت شرعیہ کے نقیب کی کیا حیثیت ہے یہ انہیں سمجھایا جائے، انہوں نے کہا کہ نقیب محض ایک لقب نہیں ہے بلکہ یہ ایک دینی منصب اور شرعی ذمہ داری کا نام ہے، امارت شرعیہ کا نقیب نہ صرف علاقہ میں امیر شریعت کا نمائندہ ہوتا ہے بلکہ وہ علاقہ کے لوگوں کے دینی واجتماعی زندگی کا ذمہ دار بھی ہوتا ہے۔ اس لیے اس کو اپنی ذمہ داریوں اور اس فرض منصبی کا احساس ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ امارت شرعیہ کے اس اجلاس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ علاقہ کے لوگوں سے ان کے مسائل کو سنا جاسکے اور مسلمانوں کے سماجی، معاشرتی، معاشی، اخلاقی، تعلیمی، تربیتی اور اجتماعی جو بھی مسائل و پریشانیاں ہوں ان کو جانا جاسکے تا کہ امارت شرعیہ اپنے حتی الوسع اس کے حل کے لیے کوشش کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ اس اجلاس کا مقصد گاؤں گاؤں کی سطح پر امارت شرعیہ کے رابطہ کو مضبوط کرنا ہے تا کہ امارت شرعیہ کا پیغام دور دور تک پہونچایا جا سکے۔ امارت شرعیہ کے نائب ناظم اور سیتامڑھی میں خصوصی تربیتی اجلاس کے نگراں مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب نے امارت شرعیہ اور اس کے جملہ شعبہ جات کا مختصر تعارف کرایا اور اس کے قیام کے پس منظر کو بیان کیا، انہوں نے بانی امارت شرعیہ کے کارناموں، ان کی فکرمندی، دردمندی، اور اخلاص کے ساتھ امارت شرعیہ کے قیام پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے شرکاء سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ امارت شرعیہ کا پیغام یہ ہے کہ ملت کا کوئی بھی مسئلہ ہو اس میں مسلمان کلمہ کی بنیاد پر متحد ہو کر اس مسئلہ کے حل کے لیے کوشاں ہوں اور آپس میں مسلک ومشرب کے جھگڑے میں نہ پڑیں۔ مولانا محمد شبلی القاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ نے نقباء کی ذمہ داریوں کو پڑھ کر سنایا اور نقباء کو ان کی اہمیت کا احساس کراتے ہوئے کہا کہ ہر نقیب سب سے پہلے خود اپنی زندگی کو شریعت کے سانچے میں ڈھالے اس کے بعد اپنے گاؤں، محلّہ اور سماج میں دین وشریعت کے نفاذ اور سماج کے صلاح وفلاح کی فکر کرے۔

اس کے بعد حضرت امیر شریعت مدظلہ کی اجازت سے سیتامڑھی کے مختلف بلاکوں سے تشریف لائے علاقہ کے علماء، علاقہ کے نمائندگان، دانشوران، نقباء امارت شرعیہ، اساتذہ، ائمہ مساجد، سماجی شخصیات نے اپنے اپنے علاقہ کے مختلف سماجی واجتماعی مسائل کو بیان کیا۔ خاص طور پر زیادہ تر شرکاء نے تعلیمی پسماندگی، اخلاقی بگاڑ اور دینی تربیت کے تعلق سے مسائل پیش کیے۔ ایک صاحب نے یہ مشورہ دیا کہ سرکاری سطح پر جو اسکیمیں مسلمانوں کے لیے ہیں ان کا خاطر خواہ فائدہ صحیح گائڈ لائن نہ ملنے کی وجہ سے ہم تک نہیں پہونچ پاتا ہے، اس لیے ایسا کوئی نظم کیا جائے کہ مسلمانوں کو ان اسکیموں کے تعلق سے رہنمائی کی جائے تا کہ وہ ان اسکیموں سے فائدہ اٹھا کر سماجی، تعلیمی ومعاشی طور پر آگے بڑھ سکیں۔ بہت سے شرکاء نے دینی تعلیم وتربیت اور مکاتب کے قیام کی طرف توجہ دلائی، بعض شرکاء نے عصری تعلیم کے ادارے کھولنے کا مشورہ دیا جہاں اسلامی ماحول میں بچوں کو عصری معیاری تعلیم فراہم کرائی جائے۔ بعض شرکاء نے اردو کے تعلق سے بھی تجاویز پیش کی اور اسکولوں میں اردو اساتذہ کی بحالی، اردو کی تعلیم کی صورت حال سے متعلق مسائل کو بیان کیا، سیتامڑھی میں امارت شرعیہ کے دارالقضاء کے نظام کو مزید مضبوط اور فعال بنانے کا بھی مشورہ سامنے آیا، بعض شرکاء نے امارت شرعیہ کے عوامی رابطہ کو مزید مضبوط وفعال بنانے کا مشورہ دیا۔ لڑکیوں کے ارتداد، وقف کی زمینوں پر ہو رہے ناجائز قبضے، مسلم نوجوانوں میں نشہ اور ڈرگس کے بڑھتے رجحان، ائمہ مساجد وعلماء مدارس کی تنخواہ، اردو کی خالی سیٹوں، بیٹیوں کی وراثت، تعلیم گاہوں میں دینی رجحان کا فقدان، مسلم نوجوانوں کی بے جا گرفتاری اور ان کو قانونی مدد دینے کی ضرورت جیسے اہم امور پر بھی شرکاء کی جانب سے توجہ دلائی گئی، زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو امارت شرعیہ سے جوڑنے اور اس کے لیے ڈیجیٹل سسٹم کا استعمال کرنے کا مشورہ بھی سامنے آیا۔ سماج کے مخصوص اور پڑھے لکھے طبقہ میں بھی اخلاقی بگاڑ اور معاملات کی عدم درستگی کا بھی شکوہ کیا گیا اور امارت شرعیہ سے اپیل کی گئی کہ اس کے خلاف تحریک چلائی جائے، جہیز کی لعنت کا بھی تذکرہ بعض شرکاء نے کر کے جہیز مخالف تحریک موثر انداز میں چلانے کا مشورہ دیا۔ مسلکی اختلاف پر بھی فکر مندی کا اظہار کیا گیا، کئی شرکاء کی طرف سے سیتامڑھی میں فرقہ وارانہ فضا کے مکدر ہونے کی شکایت کی گئی اور امیر شریعت سے اپیل کی گئی کہ اس فضا کو ہموار کرنے میں وہ رہنمائی کریں، خاص کر کے چند مہینوں پہلے سیتامڑھی میں رام نومی کے موقع پر ہوئے فساد اور اس سلسلہ میں پولیس کی جانب سے متعصّبانہ رویہ کی شکایت لوگوں نے کی، ایک صاحب نے یہ بھی بتایا کہ فساد کے ملزمین آسانی سے بیل پر چھوٹ گئے اور اب کھلے عام دھمکیاں دیتے پھر رہے ہیں، لوگوں نے امیر شریعت سے اپیل کی کہ وہ اس صورت حال سے نمٹنے میں ہماری رہنمائی کریں۔ امیر شریعت مدظلہ نے تمام لوگوں کے مسائل کو بغور سنا، مسائل بیان کرنے اور تجاویز ومشورہ دینے کا سلسلہ کئی گھنٹے تک چلتا رہا بالآخر دوپہر ڈھائی بجے اجلاس کا پہلا سیشن اختتام کو پہونچا۔

دوسرا سیشن ۶/مارچ ۲۰۱۹ء کو بعد نماز مغرب جب کہ تیسرا سیشن ۷/مارچ کو صبح دس بجے سے شروع ہوا، ان دونوں سیشنوں میں اپنے صدارتی خطاب میں حضرت امیر شریعت مدظلہ کے خطاب کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہمارے قول، فعل اور عمل سے اسلام اور ایمان ظاہر ہو، ہم اپنے اخلاق سے اسلام کی ترجمانی کریں، امارت شرعیہ کا نقیب اپنے علاقہ کے لوگوں کی دینی زندگی کا ذمہ دار ہے، اس لیے اس کا خود دیندار، امانت دار اور شریعت وسنت کا پابند ہونا ضروری ہے، اپنے علاقہ کی دینی، تعلیمی اور سماجی ضرورتوں اور تقاضوں کو بھی اپنی وسعت اور صلاحیت کے اعتبار سے پورا کرنے امارت شرعیہ کے نمائندہ اور نقیب کی ذمہ داری ہے حضرت امیر شریعت نے شرکاء اجلاس کی طرف سے اٹھائے گئے مسائل کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں نے بہت سے مسائل اٹھائے، یہ فکرمندی اور دردمندی کی بات ہے، یہ اچھی علامت ہے کہ ملت کے بہت سے افراد ملت کے مسائل کے بارے میں سوچتے ہیں۔ آج کے اجلاس کا مقصد یہ بھی ہے کہ امارت شرعیہ کے نقباء کو اپنی بات مجمع میں مضبوطی کے ساتھ کہنے کی تربیت دی جائے۔ انہوں نے نقباء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اپنا مزاج ملت کے مسائل حل کرنے کا بنائیے اور اس میں اپنا وقت اور صلاحیت خرچ کیجئے۔ آپ نے کہا کہ یقیناً امارت شرعیہ آپ ہی لوگوں سے مل کر چل سکتی ہے، آپ لوگ امارت شرعیہ کا دل، دماغ اور ہاتھ پیر ہیں، نقباء، علماء اور ائمہ کو جمع کرنے کی یہ کوشش اسی لیے ہے تا کہ بیداری پیدا ہو۔ آپ نے اردو زباں کی بدحالی تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اردو زبان کی بدحالی اور زبوں حالی کا سبب ہم خود ہیں کیوں کہ ہم نے اپنے بچوں کو اردو پڑھانا ہی چھوڑ دیا۔ آپ نے علاقہ اور سماج کے بچوں اور نوجوانوں کی اخلاقی تربیت کرنے، مساجد کے نظام کو مضبوط کرنے اپنے ملی تشخص اور اجتماعی طاقت کو مضبوط کرنے کی اپیل کی۔ آپ نے کہا مسلک کی بنیاد پر تشدد اور اختلاف لعنت ہے، مسلک چلنے کے لیے ہے، لڑنے کے لیے نہیں ہے، مایوسی سے باہر نکلئے، ہمت اور حوصلہ کے ساتھ کام کیجئے اور نیت درست کیجئے تبھی کامیابی ملے گی۔ آپ نے کہا کہ اپنے بچوں کو دین سکھانے کی ذمہ داری والدین کی ہے۔ آپ نے والدین کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ لڑکی کی پیدائش پر منہ مت لٹکائیے، لڑکا اور لڑکی دونوں اللہ کی نعمت ہیں اس پر اللہ کا شکر ادا کیجئے اور ان کی صحیح پرورش کیجئے اور ان کو دین اور اخلاق سکھائیے۔ آپ نے ائمہ کرام کے مسائل کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ باصلاحیت لوگوں کو امام بنائیے اور ان کو اچھی تنخواہ دیجئے۔ آپ نے امارت شرعیہ کی جانب سے اماموں کے لیے تربیتی کیمپ لگائے جانے کا بھی اعلان کیا۔ آپ نے سیتامڑھی کے اندر امارت شرعیہ کا اسکول قائم کرنے کے لیے بھی اپنی منظوری دی اور کہا کہ اگر زمین حاصل ہوگی تو یقیناً آپ حضرات کے تعاون سے امارت شرعیہ یہاں اسکول کھولے گی۔ انہوں نے مہسول میں امارت شرعیہ کا دارالقضاء کھولنے کا بھی اعلان کیا۔ آپ نے سیتامڑھی کے ڈمرا تھانہ میں ۶/مارچ کو ہوئے حادثہ کے بارے میں تذکرہ کرتے ہوئے کہا یہ انتہائی شرمناک، اندوہناک اور افسوسناک ہیکہ پولیس کسٹڈی میں دو مسلم نوجوانوں کو اتنی ذہنی وجسمانی اذیت دی گئی کہ بالآخر انہیں شہید کر دیا گیا، آپ نے کہا کہ اس کے لیے مضبوط آواز اٹھائی جائے گی اور مجرموں کو سزا دلانے اور مرنے والے نوجوانوں کے اہل خانہ کو انصاف دلانے کی کوشش کی جائے گی۔ (جس وقت یہ رپورٹ لکھی جارہی ہے اطلاع ملی ہے کہ ملزم پولیس والوں پر قتل کا مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔)

ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی نے کہا کہ اسلام کی بنیادی تعلیمات سب کے لیے یکساں ہیں، جس طرح ایک مسلمان کی جان محترم ہے اسی طرح غیر مسلم کی جان بھی محترم ہے، جس طرح ایک مسلمان کی جان ومال عزت وآبرو کی حفاظت ضروری ہے اسی طرح برادران وطن کی جان ومال عزت وآبرو کی حفاظت بھی ہمارے لیے ضروری ہے، انہوں نے کہا کہ جو زندگی اللہ نے دی ہے وہ بہت قیمتی اور اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے اس نعمت کی قدر کریں اور اس کو نیکی کے کاموں میں، آخرت کی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے اور سماج کو فائدہ پہونچانے میں خرچ کریں۔ انہوں نے شادی بیاہ میں فضول خرچی، جہیز اور تلک جیسی برائیوں سے دور رہنے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے، ضرورت مندوں کی ضروت میں کام آنے کی تلقین کی۔ نائب ناظم مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نے امارت شرعیہ کے تمام امراء شریعت، اور امارت شرعیہ کی خدمات، اس کے تمام شعبہ جات اور ان کے ذریعہ ہو رہی خدمات کا تذکرہ کیا۔ مولانا قمر انیس قاسمی رئیس المبلغین امارت شرعیہ نے سیتامڑھی کے علماہ اور اکابر کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہاں کے اکابر علماء امارت شرعیہ کے بانین کے شانہ بشانہ رہے ہیں، اس لیے اس خطہ کا امارت شرعیہ ست بہت قدیم تعلق ہے، اس تعلق کا تقاضہ ہے کہ آپ امارت شرعیہ کی آواز پر لبیک کہیے اور اس کے کاموں کو مضبوطی اور وسعت دینے میں اپنا تعاون دیجئے۔ مولانا مفتی سہراب ندوی صاحب نے کہا کہ معرفت خداوندی اور دنیا وآخرت کی صلاح وفلاح کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے دل کو بھی عشق رسول سے مجلّیٰ کریں اور اپنے اعمال کو بھی سنت نبوی کے سانچے میں ڈھالیں، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بعد ہمارے لیے ضروری کہ اپنے امیر کی اطاعت کریں، انہوں نے نقیب اور نائب نقیب کی ذمہ داریوں کو بھی پڑھ کر سنایا، اور انہیں تلقین کی کہ امارت شرعیہ کا نقیب ایسا ہونا طاہئے جو کہ اپنے قول، فعل اور شکل وشباہت تینوں اعتبار سے اسلام کا نمائندہ ہو، انہوں نے علاقہ کی تعلیمی ترقی کے لیے مکاتب کے نظام کو مضبوط کرنے کی بھی اپیل کی۔ مولانا مفتی نذر توحید مظاہری قاضی شریعت چترا نے اپنے خطاب میں اتحاد واتفاق کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالی، انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کو کلمۂ توحید کی بنیاد پر متحد کیا ہے۔ اور اسی بنیاد پر آج بھی ہمیں متحد رہنا ہے۔ ہمارے لیے ضروری ہیکہ ہم ایک امت اور ایک جماعت بن کر رہیں اور قرآنی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گذاریں، نظریاتی اختلاف کی بنیاد پر آپس میں جھگڑا نہ کریں۔ مولانا محمد شبلی القاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ نے اپنے خطاب میں ائمہ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ائمہ کرام قوم وملت کا سرمایہ ہیں، ان کے اوپر امت کی بڑی ذمہ داری ہے، انہوں نے کہا کہ امام کا منصب اتنا متبرک اور پاکیزہ ہے کہ اس منصب کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری زندگی عزت بخشی، آپ نے لوگوں سے مساجد کے نظام کو مضبوط کرنے کی اپیل کی۔ آخر میں حضرت امیر شریعت کی دعا پر اجلاس کے دوسرے سیشن کا اختتام ساڑھے دس بجے شب میں ہوا اور اگلے دن تیسرا سیشن حضرت امیر شریعت کی دعا پر دوپہر ڈھائی بجے مکمل ہوا۔

سیتامڑھی میں امارت شرعیہ کے زیر اہتمام دوروزہ خصوصی تربیتی اجلاس کا اختتام ۷/مارچ کو بعد نماز مغرب مدرسہ رحمانیہ مہسول سے متصل وسیع وعریض میدان میں اجلاس عام کی صورت میں ہوا، اجلاس کی صدارت امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب نے کی اس موقع پر مدرسہ رحمانیہ سوپول کے ۲۷/طلبہ کی دستار بندی بھی امیر شریعت اور دیگر علماء کرام کے ہاتھوں عمل میں آئی اور انہیں دستار کے ساتھ انعامات وسند حفظ دی گئی۔ اپنے صدارتی خطاب میں حضرت امیر شریعت مدظلہ نے دستار بندی حفاظ کے تعلق سے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ (بقیہ صفحہ ۸/پر)

سید محمد عادل فریدی

اخبار جہاں

پاکستان نے اپنے سبھی ہوائی اڈوں پر پروازیں بحال کیں

پاکستان کے شہری پرواز اتھارٹی (سی اے اے) نے جمعہ کو ملک کے سبھی ہوائی اڈوں سے پروازیں بحال کرنے کا اعلان کیا۔ جمعرات تک کچھ ہوائی اڈوں پر پروازیں معطل تھیں۔ اتھارٹی نے ایک ٹوئٹ میں کہا کہ پاکستان میں گلگت، فیصل آباد، ملتان اور رحیم یار خان ہوائی اڈوں سے پروازوں کی آمد ورفت بحال کردی گئی ہیں۔ (یو این آئی)

یورپین یونین ایران کے ساتھ کام کرنا جاری رکھے گی

یورپین یونین مغربی ایشیا کے علاقے اور پوری دنیا میں امن اور استحکام کے لئے ایران کے ساتھ تعاون کرنا جاری رکھے گا۔ یورپین یونین کے سیکریٹری جنرل مارٹن سلمیر نے بدھ کو بروکنگس انسٹی ٹیوشن تھنک ٹینک کی گفتگو کے دوران یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا: ’’ہم ہمیشہ مغربی ایشیا میں بھی امن واستحکام کے لئے کام کریں گے، ہمیں یقین ہے کہ ایران کے ساتھ ہمارے سمجھوتے کے بغیر امن واستحکام خطرے میں ہوگا‘‘۔ (یو این آئی)

:امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے عالمی برادری کی مداخلت کی تجویز دے دی۔

بھارت اور پاکستان میں ایٹمی جنگ کا خدشہ: امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کا دعویٰ

امریکہ کے معروف اخبار نیویارک ٹائمز نے پاکستان اور بھارت کے مابین کشیدگی اور مسئلہ کشمیر کے حوالے سے اپنے اداریے میں خدشہ ظاہر کیا ہے کہ دنیا کی نظریں شمالی کوریا کے ہتھیاروں کے خطرے پر ہیں لیکن شمالی کوریا نہیں بلکہ پاک بھارت تنازعہ ایٹمی جنگ کا باعث بن سکتا ہے۔ پاکستان اور بھارت میں حالیہ کشیدگی کے بعد کسی حد تک سکون اور کمی آگئی ہے لیکن یہ مسئلے کا حل نہیں۔ امریکی اخبار نے اداریے میں خدشہ ظاہر کیا کہ اگر پاکستان اور بھارت میں مسئلہ کشمیر حل نہیں ہوتا تو اس کے ناقابل توقع اور خوفناک نتائج ہو سکتے ہیں۔ مسئلہ کشمیر کے ہوتے ہوئے ایٹمی جنگ کا خطرہ برقرار رہے گا، ہوسکتا ہے آئندہ تصادم اتنی آسانی سے نہ ٹلے۔ (نیوز ایکسپریس)

عراق اور کرد علاقوں میں ۱۵۰۰/بچے قید

انسانی حقوق کی عالمی تنظیم ہیومن رائٹس واچ کا کہنا ہے کہ عراق اور اس کے کرد انتظامی علاقوں میں تقریباً ڈیڑھ ہزار بچوں کو نام نہاد شدت پسند تنظیم دولت اسلامیہ کے ساتھ مبینہ تعلق کے الزام میں حراست میں رکھا گیا ہے۔ اپنی ایک رپورٹ میں اس نے کہا کہ مشتبہ افراد کی گرفتاری میں من مانی کی جاتی ہے اور زبردستی اعتراف کرانے کے لیے انھیں ٹارچر کیا جاتا ہے۔ ہیومن رائٹس واچ نے عراقی اور کرد حکام پر زور دیا ہے کہ وہ اس قسم کی حراست کو ختم کرنے کے لیے انسداد دہشت گردی کے قوانین میں ترمیم کریں جو ان کے مطابق بین الاقوامی قوانین سے مطابقت نہیں رکھتے۔ عراقی اور کرد حکام نے ابھی تک اس پر کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا ہے۔ (بی بی سی لندن)

تعلیم و روزگار

انڈین ریلوے میں ۳۵۲۷۷/عہدوں پر بحالی کا اعلان

وزارت ریل حکومت ہند نے انڈین ریلوے میں کل ۳۵۲۷۷/عہدوں پر بحالی کے لیے آن لائن درخواستیں طلب کی ہیں، ریلوے بھرتی بورڈ کی جانب سے جاری اشتہار کے مطابق یکم مارچ ۲۰۱۹ء سے رجسٹریشن کی تاریخ شروع ہے، فارم بھرنے کی آخری تاریخ ۳۱/مارچ ہے۔ انڈین زونل/ پروڈکشن اکائیوں میں غیر تکنیکی پوپولر زمرہ (این ٹی پی سی) کے عہدوں پر گریجویٹ یا مساوی درجہ کے امیدوار درخواست دے سکتے ہیں، اردو ڈائرکٹوریٹ بہار کے ڈائرکٹر امتیاز احمد کریمی نے اردو داں امیدواروں سے اپیل کی ہیکہ وہ ان عہدوں پر بحالی کے لیے ضرور درخواست دیں، مدرسہ بورڈ سے عالم کا امتحان پاس کر چکے امیدوار بھی ان عہدوں پر بحالی کے اہل ہیں، ایسے امیدوار بھی امتحان میں ضرور شریک ہوں۔ امتیاز احمد کریمی نے اپنے بیان میں کہا کہ اردو داں طلبہ یا مدارس کے طلبہ ان عہدوں پر بحالی کے لیے درخواست ہی نہیں دیتے ہیں، یہ افسوسناک ہے۔ اگر مدارس کے نوجوان اس مقابلہ جاتی امتحان میں شریک ہوں اور محنت ولگن اور عمل پیہم کے ساتھ تیاری کریں تو ضرور کامیابی ملے گی۔ (پریس ریلیز)

کینسر کی ۳۹۰/دواؤں کی قیمت میں ۸۷/فی صد تک کی تخفیف

کیمیاوی اشیا اور کیمیاوی کھادوں کی وزارت کے تحت قومی ادویہ جاتی قیمت اتھارٹی (این پی پی اے) نے جمعرات کو کینسر کی ایسی ۳۹۰/غیر فہرست بند ادویہ کی کم از کم خوردہ قیمتوں میں 87 فی صد تک کی تخفیف کی ہے۔ نظر ثانی شدہ قیمتیں ۸/مارچ ۲۰۱۹ء سے نافذ العمل ہوں گی۔ ۲۷/فروری ۲۰۱۹ء کو این پی پی اے نے ۴۲/دواؤں کی قیمت میں ۳۰/فی صد کمی کی تھی۔ مینوفیکچرر اور اسپتالوں کو ہدایت جاری کی گئی ہیں کہ وہ ۸/مارچ ۲۰۱۹ء سے نافذ العمل ہونے والی ایم آر پی کی اطلاع متعلقہ افراد کو فراہم کردیں۔ ۳۹۰/برانڈس یعنی ۴۲۶/برانڈوں میں سے ۹۱/فی صد برانڈ، جن کے بارے میں مینوفیکچرر نے اطلاع دی ہے، اُن کی قیمتیں کم ہوگئی ہیں۔ کینسر کے مریضوں کے لئے اُن کی استطاعت سے باہر کے اخراجات کی اوسط دیگر امراض پر عائد ہونے والے اخراجات کے مقابلہ میں ڈھائی گنا زیادہ ہوتی ہے۔ توقع ہے کہ اس قدم سے ملک کے ۲۲/لاکھ کینسر مریضوں کو فائدہ ہوگا اور صارفین کو سالانہ بنیاد پر ۸۰۰/کروڑ روپئے کی بچت حاصل ہوسکے گی۔ (یو این آئی)

ریلوے میں منسٹریل اور آئیسولیٹڈ کیٹگری کے ۱۶۶۵/عہدوں کے لیے بحالی کا اعلان

سرکاری نوکری کی تلاش کررہے نوجوانوں کے لیے ریلوے نے ایک اور ویکنسی نکالی ہے، ریلوے بھرتی بورڈ نے منسٹریل اور آئیسولیٹڈ کیٹگری میں بحالی کے لیے نوٹیفکیشن جاری کردیا ہے، درخواستیں دینے کا عمل ۸/مارچ سے جاری ہے، کل ۱۶۶۵/عہدوں پر بحالیاں ہوں گی، کئی عہدے ایسے بھی ہیں، جن کے لیے بارہویں پاس امیدوار درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواستیں دینے کی آخری تاریخ ۷/اپریل ۲۰۱۹ء ہے۔ (این ڈی ٹی وی خبر)

بقیہ سیتا مڑھی میں امارت شرعیہ کا دوروزہ تربیتی اجلاس......... آپ نے حافظ قرآن کی اہمیت وفضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ کسی مدرسہ سے علماء وحفاظ پیدا ہورہے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مدرسہ کام کررہا ہے، اور اس کے اساتذہ اور ذمہ داران اپنی ذمہ داری ادا کررہے ہیں، ایسے مدارس کی خیر خواہی، انکے سے احترام کا معاملہ اور ان کا تعاون ہونا چاہئے۔ آپ نے کہا کہ حافظ قرآن کو آپ معمولی نہ سمجھیں، یہ اللہ کے نزدیک اتنے قیمتی ہیں کہ ان کی اہمیت، خدمت اور قدر کا اندازہ آپ کو قیامت میں ہوگا، اللہ نے انہیں خاص امتیاز دیا ہے کہ اپنی کتاب کی حفاظت کے لیے ان کی چنا، قرآن کریم کی حفاظت کوئی معمولی کام نہیں ہے، یہ کتاب وہ ہے جس کا لفظ لفظ اللہ کی مرضی ہے، اللہ کی باتیں اللہ کے الفاظ میں اس کتاب میں ہیں، اس کا سیدھا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہے، اس کے بارے میں اللہ نے خود قرآن میں ارشاد فرمایا کہ اگر ہم اس کتاب کو پہاڑ پر نازل کردیتے تو پہاڑ اللہ کے کلام کی عظمت اور اس کے بوجھ سے ریزہ ریزہ ہوجاتا، جس چیز کے بوجھ کو پہاڑ برداشت نہ کرسکے، جو دل اس کو برداشت کرلے اور جو دماغ اس کو اپنے اندر سمالے آپ خود سوچئے کہ اللہ نے کس خاص انداز میں اس دل اور دماغ کو تیار کیا ہوگا، یہ لوگ اللہ کے چنے ہوئے بندے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے دل ودماغ کو خاص انداز میں بناتے ہیں کہ وہ اللہ کے کلام کو سنبھال سکیں، میدان حشر میں اللہ تعالیٰ انہیں ایک خاص انعام دیں گے کہ ان کی سفارش پر گنہگاروں کی بخشش فرمائیں گے، یہ انعام اللہ تعالیٰ انہیں قرآن کریم کو دل میں محفوظ رکھنے، قرآن کی خدمت کرنے اور اس پر عمل کرنے کے نتیجے میں عطا کریں گے۔ آپ نے ملک اور دنیا میں مسلمانوں کے حالات پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آج پوری دنیا میں حالات مسلمانوں کے خلاف ہیں، مشکلات گھیرے ہوئے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ اس سے باہر نکلنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ سارے دروازے بند ہیں، لیکن مشکلات سے راستہ نکالنا ہم سب کی ذمہ داری ہے، سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ہم اپنی حیثیت کو پہچانیں، آزادی کے بعد سے ملک کے سیاست دانوں نے ہمیں اس غلط فہمی میں ڈال کر رکھا کہ ہم یہاں اقلیت میں ہیں اس لیے مسائل پیدا ہورہے ہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے اس کو اپنے دماغ سے نکال دیجئے، کیوں کہ اس ملک میں مسلمان تیرہ سو سال سے رہ رہے ہیں اور کبھی بھی اکثریت میں نہیں رہے، ہمیشہ اقلیت میں رہے ہیں، لیکن اس کے باوجود آٹھ سو سال سے زیادہ اس ملک پر حکومت کی ہے اور کئی صدیوں تک اس ملک کی چابھی ان کے ہاتھوں میں رہی ہے، آج کیا وجہ ہے کہ ہم مار کھا رہے ہیں، اس کی بنیادی وجہ ہے کہ ہمارے آباء واجداد باصلاحیت، باکردار اور بااخلاق تھے، جب کہ ہم بے کردار، بے صلاحیت اور بے اخلاق ہوگئے ہیں۔ اس کا نتیجہ ہے کہ ہم ذلیل وخوار ہورہے ہیں۔ اگر سربلندی چاہیے تو اپنے اخلاق وکردار اور صلاحیت کو بلند کرنا ہوگا اور اپنے عمل کو بہتر بنانا ہوگا، آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہمارے اندر سے ایمانداری ختم ہوتی جا رہی ہے، ہم پہلے دوسروں کے لیے ڈھال تھے، برائیوں کے خلاف مضبوط دیوار تھے، آج ہم خود ڈھال ڈھونڈ رہے ہیں۔ انہوں نے پیغام دیا کہ ہم اپنے اندر ایمانداری، اعلیٰ اخلاق وکردار اور صلاحیت پیدا کریں تو اللہ تعالیٰ ایک بار پھر ہمیں سربلند کرے گا۔ ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی نے کہا کہ دنیا وآخرت کے تصور کو ہر وقت ذہن میں تازہ رکھنا چاہئے، ہم دنیا کی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے جتنی محنت کرتے ہیں اتنی محنت آخرت کے لیے بھی کریں، انہوں نے کہا کہ اپنے گھر والوں، ماں باپ، بیوی بچوں کے ساتھ اچھا برتاؤ اور اخلاق کا مظاہرہ کریں تو یہ گھر ہی آپ کو جنت میں لے جانے والا بن جائے گا۔ مفتی سہراب ندوی صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ آپ یہاں سے امارت شرعیہ کے پانچ پیغام لے کر جائیں، پہلا پیغام آپس میں اتحاد قائم کرنا، مل جل کر امن چین سے رہنا، آپس میں جھگڑا فساد، مسلکی اختلافات اور ذات پات کے اختلاف سے بچنا، دوسرا پیغام تعلیم کا فروغ ہر آدمی تعلیم حاصل کرے، اپنے بچوں کو تعلیم یافتہ بنائے اور پورے سماج کو تعلیم یافتہ بنانے کی فکر کرے، تیسرا پیغام معاشرہ کی اصلاح، اپنے بچوں کی سماج کے بچوں کی نوجوانوں کی اخلاقی تربیت کرنا، سماجی برائیوں کو ختم کرنا، چوتھا پیغام سماج کی خدمت، کمزوروں، اور بے سہارا لوگوں کی مدد کرنا اور پانچواں پیغام انصاف قائم کرنا۔ مولانا شبلی القاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ نے کہا کہ آج پوری دنیا امن وسکون کی تلاش میں ہے، لیکن امن وسکون مل نہیں رہا ہے، جان لیجئے کہ حقیقی سکون اللہ اور اسکے رسول کے احکام کے مطابق زندگی گذارنے میں ہے۔ انہوں نے اپنے بچوں کی تربیت اور انہیں اعلیٰ اخلاق وکردار کا حامل بنانے پر بھی زور دیا۔ انہوں نے جہیز تلک کی لعنت کو ختم کرنے پر زور دیا، انہوں نے یہ بھی کہا کہ موبائل کی وجہ سے ہماری نئی نسل تباہ ہورہی ہے، خدارا اپنے بچوں کو موبائل سے دور رکھیں۔ مولانا محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ جو کہ مظفرپور اور سیتامڑھی میں خصوصی تربیتی اجلاس کے نگراں بھی تھے انہوں نے سیتامڑھی کے تمام بلاکوں کے لیے امارت شرعیہ کی جانب سے صدر اور سکریٹری کا اعلان کیا، انہوں نے دوروزہ خصوصی تربیتی اجلاس کے کامیاب انعقاد پر تمام لوگوں کا شکریہ بھی ادا کیا۔ مولانا مفتی نذر توحید مظاہری نے اپنے خطاب میں قرآن وسنت کے مطابق زندگی گذارنے کی تلقین کی۔ انہوں نے نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ آج نماز کے معاملے میں بہت سستی پائی جارہی ہے، جب کہ یہ اسلام کا سب سے اہم اور بنیادی رکن ہے اور کسی بھی حال میں معاف نہیں ہے۔ مولانا انوار اللہ فلک ناظم ادارہ سبیل الشریعہ آواپور نے اپنے خطاب میں علماء کرام کی اہمیت کو بیان کیا اور کہا کہ علماء کی قدر کرنا بہت ضروری ہے جو قوم اپنے علماء کی قدر نہیں کرتی اور اپنا رشتہ علماء سے ختم کرلیتی ہے وہ تباہ وبرباد ہوجاتی ہے۔ انہوں نے آپسی معاملات کو درست کرنے، سچائی اور امانت داری، دیانت داری وغیرہ کے فضائل بیان کیے اور جھوٹ دھوکہ، فریب وغیرہ جیسی سماجی برائیوں سے بچنے تلقین کی۔ آخر میں حضرت امیر شریعت کی دعا پر اس اجلاس کا اختتام ہوا۔ اجلاس کو کامیاب وبامقصد بنانے میں امارت شرعیہ کے مبلغین مولانا سعود اللہ رحمانی، مولانا مزمل حسین قاسمی، مولانا عبدالباری راہی، مولانا عبدالقادر صاحب، مولانا ابوذر مفتاحی، مولانا مجاہد صاحب کے علاوہ مولانا اظہار الحق مظاہری صدر مجلس استقبالیہ، مولانا ضیاء الرحمٰن قاسمی، جناب ظفر کمال علوی، سکریٹری مدرسہ رحمانی مہسول، جناب صبیح احمد صاحب نائبین صدر، ڈاکٹر ساجد علی خان صاحب، مولانا عبدالودود مظاہری پرنسپل مدرسہ رحمانیہ مہسول نائب صدر، جناب محمد مرتضی صاحب نیتاجی مہسول، جناب شمس شہنواز صاحب سکریٹری استقبالیہ کمیٹی، الحاج محمد مختار صاحب، عبداللہ رحمانی صاحب، قاری ایاز صاحب، انوار الحق صاحب نائبین سکریٹری اور الحاج نعیم صاحب خزانچی استقبالیہ کمیٹی، محمد ارمان علی صدر مدرسہ رحمانیہ مہسول ومیڈیا انچارج، صدر عالم نعمانی، مکھیا شمیم صاحب کے ساتھ ساتھ دیگر ارکان استقبالیہ کمیٹی، شہر سیتامڑھی کے نوجوانوں نے اہم رول ادا کیا۔

طب و سائنس

گردے میں خرابی کے علامات

سائرہ شاھد

خالق کائنات نے انسان کو دو گردوں سے نوازا ہے جو کہ نصف دائرے کی شکل کے دو عضو جو دراصل غدود ہیں، گیارہویں پسلی کے نیچے پیٹ کی طرف کمر میں دائیں اور بائیں جانب واقع ہیں۔ جوانی اور تندرستی کی حالت میں گردہ تقریباً 11 سم لمبا، 5 سے 7 سم چوڑا اور 2.5 سم موٹا ہوتا ہے۔ ہر گردے میں 10 لاکھ سے زیادہ نالی دار غدود یا نیفران (Nephran) یا فلٹر ہوتے ہیں جو مسلسل پیشاب تیار کر کے ان سے لگی نالیوں (Ureters) کے ذریعے قطرہ قطرہ مثانے میں بھیجتے رہتے ہیں، جہاں یہ جمع ہوتا رہتا ہے اور جسے ہم وقفوں سے ارادی طور پر خارج کرتے رہتے ہیں۔

انسانی جسم میں گردوں کے افعال کیاھیں؟

گردے انسانی جسم کے لیے وہی کام کرتے ہیں جو ایک ماہر حساب دان ایک کمپنی کے لیے کرتا ہے۔ 24 گھنٹوں کے دوران گردوں میں سے 1500 لیٹر خون گزرتا ہے جس میں سے تقریباً 180 لیٹر پیشاب کشید (فلٹر) ہوتا ہے۔ گردے اس میں سے دو لیٹر پیشاب خارج کرتے ہیں جو کہ فاسد مادوں اور غیر ضروری اشیاء پر مشتمل ہوتا ہے۔ گردوں کے افعال کو مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت دیکھا جا سکتا ہے۔ گردے میں خرابی پیدا ہونے کی کچھ علامات ہوتی ہیں جنھیں عموماً نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ جیسے ہی آپ کو گردے سے متعلق خدشات کا علم ہو تو اسکی تشخیص کے بعد اسکا فوری علاج زیادہ موثر ثابت ہوتا ہے۔ گردے کی خرابی صحت کے بڑے مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ ہے جس سے بہت کم لوگ آگاہ ہوتے ہیں۔

علامات

ذیل میں کچھ ایسی ہی علامات کا تذکرہ ہے جو گردے میں ہونے والی خرابیوں کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ا۔ پیشاب میں تبدیلی اگر پیشاب تھوڑا تھوڑا اور بار بار آتا ہے اور اس میں سے تیز بدبو آتی ہو اور پیشاب کی رنگت سرخ اور کبھی سیاہ ہوتی ہو اور اکثر پیپ بھی آتی ہو۔ اگر آپ ان میں سے کوئی بھی علامت محسوس کریں تو یہ ضروری ہے کہ آپ ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ عام طور پر پیشاب میں نمودار تبدیلیاں گردے کے مسائل کی نشاندہی کرتی ہیں۔

کمزوری

سردی سے بخار کا چڑھنا، طبیعت مالش کرنا، اور قے آنا اسکے علاوہ جسم روز بروز لاغر ہونا، پیاس، سردرد، اور بے خوابی کی شکایت کے پیش نظر آپ اپنے ڈاکٹر سے رجوع کریں اور اپنا معائنہ کروائیں۔ ان علامات کا نمودار ہونا آپکی اندرونی صحت کی خرابی کی علامت ہے۔ ۳۔ پیٹھ کے نچلے حصے میں درد پیٹھ کے نچلے حصے میں درد و تکلیف گردے کی خرابی کی سب سے اہم علامات میں سے ایک ہے۔ درد ایک طرف یا دونوں اطراف میں شروع ہو سکتا ہے۔ اگر علاج نہ کیا جائے تو یہ درد مختصر مدت کے دوران دونوں اطراف پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ کبھی کبھی یہ درد گردے کے اطراف یا اوپر کی طرف بھی ہوتا ہے۔

سوجن

جب گردے ٹھیک طرح سے کام نہیں کر رہے ہوتے تو فاضل سیال جمع ہونے کے باعث یہ ورم اور سوجن کا سبب بن سکتے ہیں۔ یہ ورم ہاتھوں، پیروں، ٹانگوں، ٹخنوں، اور چہرے پر جمع ہو سکتا ہے اور اگر خرابی زیادہ ہو جائے تو یہ ورم پھیپھڑوں تک بھی پہنچ سکتا ہے۔

جلد کے مسائل

گردوں کے غیر تسلی بخش کام کے باعث جسم میں ٹاکسن میں اضافہ ہوتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں جلد کے مسائل جیسے خشکی، ریشز، اور کھجلی کے مسائل ہو سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں مختلف علاج، نسخے اور قدرتی اجزاء کی بڑی تعداد ہیں جو آپکی مدد کر سکتے ہیں تاہم یہ اسکی بنیادی وجہ کو حل کرنے کے لئے ناکافی ہے۔

آکسیجن کی کمی

گردوں کا اہم کام ایتھروپوئیٹن کی پیداوار ہے۔ یہ خون میں آکسیجن کی کمی سے گردوں میں پیدا ہونے والا ہارمون ہے جو ہڈیوں کے گودے پر اثر کر کے خون کے سرخ خلیوں کی تیاری کا باعث بنتا ہے۔ جسم میں سرخ خلیات کی کمی انیمیا اور آئرن کی کمی کا باعث بن سکتی ہے۔ آئرن کی کم سطح کے باعث گرم ماحول میں بھی سردی، کمزوری اور تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔ آکسیجن انسانی جسم میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے اور جب یہ مناسب طریقے سے منتقل نہیں ہوتی تو جسم کے مختلف نظام متاثر ہوتے ہیں۔

منہ کا خراب ذائقہ اور بو

اگر آپکو کسی بھی چیز کا ذائقہ (Taste) بدلا ہوا محسوس ہو، کھانے میں کسی بھی چیز کا ذائقہ آپکو اچھا نہ لگے، منہ میں بدبو محسوس ہو، آپ کو گوشت کھانے کا دل نہ کرے اور نہ کھانے کے باعث آپکا وزن تیزی سے کم ہونے لگے تو یہ گردے کی خرابی کی علامت ہو سکتی ہے۔

مفید تجاویز

ا۔ زیادہ سے زیادہ پانی کا استعمال کریں
۲۔ تمباکو نوشی سے پرہیز کریں۔
۳۔ اپنے آپ کو روزانہ جسمانی سرگرمیوں میں مشغول رکھیں۔
۴۔ کافی، چاکلیٹ اور چینی سے بچیں۔
۵۔ کرینبیری) کروندا(کا جوس پیئیں۔
۶۔ زیادہ ٹھنڈی اشیاء
اور ٹھنڈے مشروبات سے پرہیز کریں۔
۷۔ اعتدال میں رہتے ہوئے روزانہ اپنی غذا میں پروٹین، کاربوہائیڈریٹ اور معیاری چربی کا استعمال کریں۔
۸۔ زیادہ کھانے اور دیر رات کھانے سے پرہیز کریں۔

ہفتۂ رفتہ — **راشد العزیری ندوی**

ڈاکٹر عبدالوہاب کے انتقال سے اتر بہار دست شفاء معالج سے محروم ہوگیا: حضرت امیر شریعت

دربھنگہ شہر کی معزز شخصیت اور مشہور سماجی رہنماء اور بہت کامیاب معالج جناب ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب کے انتقال پر خانقاہ رحمانی مونگیر کے سجادہ نشیں مفکر اسلام امیر شریعت حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے گہرے رنج وغم کا اظہار فرمایا ہے، انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب بڑے مخلص، سماجی خدمت گار اور دین وملت کا درد رکھنے والے انسان تھے، ملت کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لیے انہوں نے بڑا کام کیا، اور ملت کے بڑے فلاحی کام کیے، جس میں شفاء خانے وغیرہ کا قیام شامل ہے، وہ اعلیٰ سائنسی تعلیم کے ساتھ اسلامی فکر کے حامل اور پابند شریعت شخصیت کے مالک تھے، ان کے انتقال سے ملت کو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے، اتر بہار مشہور اور دست شفاء معالج سے محروم ہوگیا ہے اور ملت ایک مخلص اور ایماندار خادم سے محروم ہوگئی ہے۔ حضرت امیر شریعت نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب کا امیر شریعت حضرت مولانا منت اللہ رحمانیؒ، خانقاہ رحمانی، امارت شرعیہ اور مجھ سے بڑا مخلصانہ تعلق تھا، خانقاہ رحمانی کی تحریکوں میں ان کا تعاون رہتا، اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم سے نوازے، اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین) خانقاہ رحمانی مونگیر میں اہتمام کے ساتھ جناب ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب کے لیے ختم قرآن کیا گیا، جس میں جامعہ رحمانی کے طلبہ، اساتذہ، منتظمین اور خانقاہ رحمانی کے واردین وصادرین نے شرکت کی۔

وقف اراضی پر ناجائز قبضہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی ہوگی

بہار اسٹیٹ سنّی وقف بورڈ کی طرف سے ایسے افراد کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جارہی ہے جو وقف اراضی پر ناجائز قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ وقف ٹریبونل میں ایسے افراد کے خلاف مقدمات درج کرائے گئے ہیں جس پر تیزی سے کارروائی چل رہی ہے۔ حالیہ دنوں میں وقف ٹریبونل نے کئی اہم فیصلے صادر کئے ہیں۔ جن سے زمین مافیاؤں اور ناجائز قبضہ کرنے والوں میں دہشت پھیل گئی ہے۔ وقف اسٹیٹ نمبر 362 امام باڑہ چوک شکار پور، پٹنہ سیٹی کی وقف اراضی جس کا ہولڈنگ نمبر 150، سرکل نمبر 64-163، پلاٹ نمبر 1021 اور 1039، رقبہ تقریباً 3300 sq ft پر ستیہ نارائن شرما نے قبضہ کر آرا میل چلا رہا تھا، ساتھ ہی کچھ حصہ پر مکان بنا کر رہ رہا تھا، اس کے خلاف وقف بورڈ نے وقف ایکٹ کی دفعہ 54 کے مطابق قانونی کارروائی کیا اور اس کیس کو وقف ٹریبونل میں منتقل کیا۔ CEO بنام شیتل مستری Eviction Application نمبر 1 / 2017 پر آرڈر جاری کیا ہے، ٹریبونل نے اپنے آرڈر میں کہا ہے کہ 45 دنوں کے اندر وقف اراضی پر سے قبضہ ہٹایا جائے ایسا نہیں کرنے پر 45 دنوں کے بعد یومیہ پانچ ہزار روپیہ جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ وقف ٹریبونل کا یہ بڑا اہم فیصلہ ہے، سنّی وقف بورڈ چیرمین الحاج محمد ارشاد اللہ نے وقف ٹریبونل کے فیصلے کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ وقف ٹریبونل پوری ایمانداری اور تیز رفتاری کے ساتھ وقف کے کیسز کا نپٹارا کر رہا ہے۔ اس کیس کی پیروی وقف پینل کے ریٹینر ایڈوکیٹ راشد رئیس صاحب کر رہے تھے۔ محمد ارشاد اللہ نے کہا کہ راشد رئیس ایڈوکیٹ پورے حوصلے اور لگن کے ساتھ وقف کیسز کی پیروی کرتے ہیں اور بہت مضبوطی کے ساتھ اپنا دعویٰ پیش کرتے ہیں۔ (روزنامہ ہمارا سماج ۶/ مارچ ۲۰۱۹ء)

ریاستی ملازمین کے مہنگائی بھتہ میں ۳/ فیصد کا اضافہ

بہار کی نتیش حکومت نے ریاستی ملازمین اور پنشن یافتگان کے مہنگائی بھتے میں 3 فیصد کا اضافہ کر دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی صدارت میں ریاستی کابینہ کی میٹنگ میں مجموعی طور پر 49 تجاویز کو منظوری دی گئی۔ جس میں مہنگائی بھتہ میں اضافہ کی تجویز بھی شامل تھی۔ یہ اضافہ یکم جنوری 2019 سے نافذ ہوگا۔ اور اس کا فائدہ ریاست کے 3 لاکھ سرکاری ملازمین اور پنشن یافتگان کو ہوگا۔ اس کے علاوہ رنگریز آرٹیزن وکاس کمیٹی کو سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹریشن کرنے کے لئے میمورنڈم آف ایسوسی ایشن اور رولس اینڈ ریگولیشن کی بھی منظوری دی گئی۔ انہوں نے اسپتالوں میں بچھائے جانے والے چادروں کو الگ الگ رنگوں میں رنگنے کا کام رنگریزوں کو دینے کی بات کہی تھی۔ پٹنہ، گیا، سیوان، مونگیر، سارن، بھاگلپور، مظفر پور وغیرہ میں رنگریز برداری کی بڑی تعداد رہتی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس فیصلے سے بہار میں رہنے والے رنگریز برادری کے لاکھوں افراد کو اقتصادی لحاظ سے اوپر اٹھانے میں مدد ملے گی۔ (روزنامہ تاثیر ۶/ مارچ ۲۰۱۹ء)

انڈین ریلوے میں بحالی کے لئے اردو گریجویٹ امیدوار بھی فارم بھر سکتے ہیں

وزارت ریل حکومت ہند نے انڈین ریلوے میں کل 35277 خالی اسامیوں پر بحالی کے لئے آن لائن درخواست طلب کیا ہے، ریلوے بھرتی بورڈ کی جانب سے جاری اشتہار کے مطابق یکم مارچ ۲۰۱۹ء سے آن لائن رجسٹریشن کی تاریخ شروع ہے اور ۳۱/ مارچ ۲۰۱۹ء تک فارم بھرنے کی آخری تاریخ ہے۔ انڈین ریلوے کے مختلف زونل/ پروڈکشن اکائیوں میں غیر تکنیکی پوپلر زمرہ (این ٹی پی سی) کے عہدوں پر گریجویٹ یا مساوی درجہ کے امیدواران عہدوں کے اہل ہیں۔ ان عہدوں پر تقرری کے سلسلے میں اردوداں طلباء وطالبات اور مدارس کے عالم پاس امیدوار بھی اس امتحان میں شریک ہو سکتے ہیں۔ (روزنامہ تاثیر ۶/ مارچ ۲۰۱۹ء)

دہلی سے بہار کے مختلف شہروں کے لئے بس سروس شروع

بہار اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (بی ایس آر ٹی سی) نے بر وقت ٹرین میں ٹکٹ نہیں ملنے کی وجہ سے لوگوں کی پریشانیوں کو سامنے رکھتے ہوئے راجدھانی دہلی سے بہار کے مختلف بڑے شہروں کے لئے والوو بس سروس شروع کی ہے جس سے مسافروں کی پریشانیوں میں کافی کمی آنے کی امید ہے۔ (عوامی نیوز ۷/ مارچ ۲۰۱۹ء)

بقیہ مظفر پور میں امارت شرعیہ کا دوروزہ تربیتی اجلاس.......... آپ سب لوگ اپنے اپنے علاقے کے نمائندہ اور خاص لوگ ہیں اور جو جتنا خاص ہوتا ہے اس پر ذمہ داری بھی اسی قدر ہوتی ہے، آپ لوگوں پر جس قدر اپنے اپنے گھر کی ذمہ داری ہے، اسی طرح اپنے گاؤں، محلّہ، شہر اور سماج کی بھی ذمہ داری ہے، اگر امارت شرعیہ کا نقیب اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتا ہے تب تو ٹھیک ہے ورنہ یہ ہماری طرف سے ایک مجرمانہ غفلت ہوگی۔انہوں نے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ ہمارے معاشرہ اور سماج میں ایسے تھے جن کا بڑا مرتبہ تھا، لیکن آج ان کی کوئی حیثیت نہیں تھی، آپ جب اس کے اسباب پر غور کریں گے تو پتہ چلے گا کہ انہوں نے اپنی ذمہ داریوں سے غفلت برتی ہے، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا بھی حشر ایسا نہ ہو تو اپنے اندر احساس ذمہ داری پیدا کریں، اخلاص و ہمدردی، للٰہیت اور ایثار کا جذبہ پیدا کریں۔اپنے گاؤں اور سماج کی فلاح کی بھی فکر کریں، جو لوگ سماج کے لیے مفید ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرتے ہیں اور جو لوگ اپنی افادیت کو کھو دیتے ہیں ان کے نام ونشان مٹ جاتے ہیں۔آخر میں حضرت امیر شریعت کی دعا پر یا جلاس کے دوسرے سیشن کا اختتام ہوا۔اجلاس کو کامیاب و با مقصد بنانے کے لیے مجلس استقبالیہ کے ذمہ داران وارا کین اور امارت شرعیہ کے مبلغین پوری جدو جہد کے ساتھ سرگرم عمل رہے۔اجلاس کا تیسرا سیشن ۵/ مارچ کو صبح ساڑھے دس بجے سے شروع ہوا، جس میں حضرت امیر شریعت نے اپنے صدارتی خطاب میں شرکاء مجلس کے ذریعہ اٹھائے گئے اہم اور ضروری سوالات کا جواب دیا اور پیش کردہ مسائل کے حل پر روشنی ڈالی، انہوں نے کہا کہ قوم کے مسائل ایمان و یقین اور عمل پیہم کی طاقت سے حل ہوں گے۔تیسرے سیشن سے حضرت امیر شریعت کے علاوہ ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی، نائب ناظم مولانا شبلی القاسمی، مولانا مفتی نذر توحید مظاہری قاضی شریعت چترا نے بھی خطاب کیا اور مختلف اہم دینی وسماجی مسائل پر روشنی ڈالی۔اخیر میں استقبالیہ کمیٹی کے صدر جناب جاوید احمد صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

اجلاس عام کا انعقاد مظفر پور کے چین پور بنگرا میں واقع اقلیمہ ہائی اسکول نزد مدرسہ محبوبیہ کے وسیع وعریض میدان میں ۵/ مارچ ۲۰۱۹ء روز منگل کو بعد نماز مغرب ہوا۔اجلاس عام میں اپنے صدارتی خطاب کے اندر حضرت امیر شریعت نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ خدارا اپنے بچوں کو دین ضرور سکھائیے، انہیں اسلام کی تعلیم دیجئے، کلمہ، نماز، طہارت اور بنیادی عقائد سکھائیے، انہیں ڈاکٹر بنائیے، انجینئر بنائیے، سائنس داں بنائیے، مگر سب سے پہلے مسلمان بنائیے۔ایمان کی جو امانت آپ کے پاس ہے اسے اپنے بچوں تک منتقل کیجئے۔آج ہم اس سے بالکل غافل ہیں، ہماری اولاد آج دین سے اتنا دور ہے کہ کلمہ تک یاد نہیں ہوتا۔جس طرح مسلمانوں کے اندر بچوں کو پڑھانے اور انہیں اعلیٰ تعلیم دلانے کا جذبہ بڑھا ہے، اسی طرح ان کے اندر دین کا جذبہ بھی پیدا کیجئے۔یاد رکھئے ہمارے اوپر ہماری اولاد کی ذمہ داری اور جواب دہی ہے، آپ نے حسد ایک دوسرے سے بغض اور کینہ رکھنے اور آپسی جھگڑوں سے دور رہنے کی تلقین کی اور اتحاد واتفاق کے ساتھ بھائی بھائی کی طرح زندگی گذارنے کی اپیل کی۔ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب نے اپنے خطاب میں گھر والوں کے ساتھ حسن اخلاق اور حسن معاشرت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہمارا گھر ہی ہم کو جنت میں لے جانے کا ذریعہ ہے، اپنے بچوں اور بچیوں کو صحیح تعلیم دیجئے، ان کی صحیح تربیت کیجئے، وقت آنے پر ان کی شادی کر دیجئے انہیں اچھے اخلاق سکھائیے، اپنی بیوی کے ساتھ ماں باپ بھائی بہنوں کے ساتھ حسن سلوک اور حسن معاشرت کا برتاؤ کیجئے تو یقیناً آپ کے اس عمل سے آپ کا یہ گھر نہ صرف دنیا میں جنت کا نمونہ بنے گا بلکہ یہ چیز آپ کو آخرت میں بھی ابدی جنت کی حقدار کر دے گی۔نائب ناظم امارت شرعیہ مولانا محمد شبلی القاسمی نے بھی اصلاح معاشرہ کے عنوان پر اپنی گفتگو کی اور بچوں کی صحیح تعلیم وتربیت اور ان کو ایمان واخلاق سے آراستہ کرنے کی تلقین کی، انہوں نے کہا کہ ہمارے بچے ہمیں جنت میں لے جانے کا ذریعہ ہیں، لیکن ہم اپنی جنت کو خود اپنے ہاتھوں سے تباہ کر رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ جس طرح ہم اپنے بچوں کے کھانے پینے، پہننے اوڑھنے کی فکر کرتے ہیں، اسی طرح انہیں ایمان واخلاق سے آراستہ کرنے کی بھی فکر کریں۔نائب ناظم امارت شرعیہ مولانا محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب نے اپنے خطاب میں آپسی جھگڑوں اور انتشار دور رہنے مسلکی جھگڑوں اور اختلافات کو ختم کرکے کلمہ کی بنیاد پر متحد رہنے کی اپیل کی۔اس موقع پر مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نے مشورہ سے امارت شرعیہ کی طرف سے مظفر پور کے سبھی بلاکوں کے لیے منتخب کیے گئے صدر، نائب صدر، سکریٹری اور نائب سکریٹری کے ناموں کا اعلان کیا۔مولانا نذر توحید مظاہری قاضی شریعت چترا نے بھی اپنی تقریر میں گھر اور سماج کے اصلاح کی طرف توجہ دلائی اور اخلاقی تربیت اور اسلامی تعلیمات کی اہمیت اور اس کی ضرورت پر زور دیا۔نامور عالم دین اور خطیب مولانا ابو طالب رحمانی رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے امارت شرعیہ کے خدمات اور اس کی اہمیت پر زور ڈالتے ہوئے کہا کہ اہل بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کی خوش نصیبی ہے کہ ہمارے اوپر امارت شرعیہ کی چھت ہے اور ہمیں ایسے امیر شریعت کی سرپرستی حاصل ہے جو کہ جری، بہادر، ہمت وحوصلہ سے لبریز، قائدانہ صلاحیت کا حامل، متبحر عالم، فکرمند اور دردمند دل رکھنے والا بھی ہے اور نالہ نیم شبی وآہ سحر گاہی کی بھی توفیق اسے ملی ہوئی ہے۔انہوں نے کہا کہ امارت شرعیہ آپ کی امانت ہے اور ہماری آنے والی نسلوں کے لیے روشنی ہے اس کی حفاظت کرنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔انہوں نے اسلام کے خلاف پوری دنیا میں بن رہی ذہنیت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کے خلاف بولنے والوں اور سازش کرنے والوں سے اسلام کا تو کوئی نقصان نہیں ہوگا، لیکن بولنے والے اور سازش کرنے والے خود نیست ونابود ہو جائیں گے۔انہوں نے مسلمانوں کی حب الوطنی کے اوپر سوال اٹھائے جانے کا تذکرہ کرتے ہوئے کہ ہمارے اکابر نے کل بھی اس ملک کے لیے جانیں دی تھیں اور آج بھی ہم اس ملک کی آن بان اور شان کو قائم رکھنے کے لیے اپنے سروں پر کفن باندھ کر نکلنے اور جان دینے کے لیے تیار ہیں۔مولانا سہراب ندوی صاحب نائب ناظم نے اپنی گفتگو میں اصلاح معاشرہ کے مختلف پہلوؤں اور معاشرہ میں پائی جارہی عمومی خرابی مثلاً بے حیائی، بے پردگی، شادیوں میں ناچ گانا اور فضول خرچی، نوجوانوں میں نشہ کی لت اور ان کی بے دینی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ سماج سے ان برائیوں کو ختم کرنا سماج کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے۔آخر میں حضرت امیر شریعت مدظلہ کے خطاب سے پہلے مفتی ثناء اللہ صاحب ناظم تعلیمات مدرسہ محبوبیہ چین پور بنگرا سرپرست استقبالیہ کمیٹی تحریر کردہ خطبہ استقبالیہ پڑھا، جس میں انہوں نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ امارت شرعیہ کی مختلف الجہات خدمات اور مدرسہ محبوبیہ کے قیام اور اس کے پس منظر نیز اس کی حصولیابیوں کا تذکرہ کیا۔آخر میں حضرت امیر شریعت کی دعا پر اجلاس عام کا اختتام ہوا۔اس دوروزہ اجلاس کو کامیاب بنانے میں استقبالیہ کمیٹی کے صدر جناب الحاج ماسٹر ظہیر عالم صاحب، نائب صدر حیدر علی رضا، سکریٹری نور عالم صاحب، خازن حاجی عطاء الرحمٰن عرف چھوٹے بابو الحاج عرفان صاحب، الحاج خورشید عرف لاڈلے بابو، ابرار الحسن عرف لال بابو، اسلم رحمانی صاحب، ظفر اعظم صاحب، اکبر اعظم صاحب، خالد رحمانی صاحب، فہد زمان صاحب، اعجاز احمد، منور اعظم، جاوید احمد، محمد رفیع صاحب، محمد نور الحق، محمد فیروز، ماسٹر محمد شاہ عالم، رحمت عالم صاحب مکھیا، محمد افروز صاحب سابق سرپنچ، حافظ عبد الرحیم رحمانی، سید ابوالبرکات، خصوصی سیشن کے لیے استقبالیہ کمیٹی کے صدر حاجی عتیق الرحمٰن، سکریٹری محمد جاوید صاحب، میڈیا انچارج عبد المجید صاحب، شاہد اقبال منا، شبیر انصاری صاحب، حاجی فرید رحمانی، صبغۃ اللہ رحمانی صاحب، صہیب رحمانی، مولانا عبد الرب صاحب، مولانا اکبر علی صاحب کے علاوہ استقبالیہ کے تمام ارکان اور رضا کاران، کے ساتھ ساتھ مولانا نور عالم رحمانی، مولانا محی الدین رحمانی، مولانا اختر حسین شمسی، مولانا عبد الجبار حسامی، مولانا زین الحق قاسمی، مولانا منظر احسن مظاہری، مولانا محبوب رحمانی مبلغین امارت شرعیہ نے اہم رول ادا کیا اور اجلاس میں شرکت کے ساتھ انتظامی ذمہ داریوں کو بھی ادا کیا۔

بابری مسجد تنازع کو حل کرنے کیلئے سہ رکنی مصالحتی کمیٹی قائم

کمیٹی میں روی شنکر کو شامل کیے جانے پر اویسی، ہنومان گڑھی اور نرموہی اکھاڑہ کو اعتراض

سپریم کورٹ نے ایودھیا کے رام جنم بھومی بابری مسجد زمین تنازع کے پرامن تصفیے کی کوشش کے طور پر ثالثی کو اہمیت دیتے ہوئے جمعہ کو ثالث مقرر کر دئے۔چیف جسٹس رنجن گگوئی کی صدارت والی پانچ رکنی آئینی بنچ نے عدالت عظمیٰ کے سابق جج ایف ایم کلیف اللہ کی صدارت میں تین رکنی مصالحتی کمیٹی قائم کی، جس میں سماجی کارکن اور آرٹ آف لیونگ کے بانی شری شری روی شنکر اور سینئر وکیل رام پنچو شامل ہوں گے۔عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ ضرورت پڑنے پر مزید لوگوں کو بھی کمیٹی میں شامل کیا جا سکتا ہے۔کمیٹی قانونی مدد بھی لے سکتی ہے۔جسٹس گگوئی نے آئینی بینچ کی جانب سے حکم سناتے ہوئے کہا کہ ثالثی کا عمل خفیہ رہے گا اور اس پر مکمل طور پر میڈیا رپورٹنگ پر پابندی رہے گی۔کورٹ نے ایک ہفتے میں تمام فریقوں سے بات چیت کے عمل کو شروع کرنے اور اس کے لئے سارا انتظام کرنے کے لئے اتر پردیش حکومت کو حکم بھی دیا۔ثالثی کا عمل فیض آباد میں شروع ہوگا اور کمیٹی کو چار ہفتے میں پیش رفت رپورٹ سونپنی ہوگی۔چیف جسٹس نے حکم میں کہا ہمیں اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے ثالثی کا راستہ اپنانے میں کوئی قانونی رکاوٹ نظر نہیں آتی ہے۔آئینی بینچ میں جسٹس گگوئی کے علاوہ ایس اے بوبڈے، جسٹس اشوک بھوشن، جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ اور جسٹس ایس عبد النظیر شامل ہیں۔آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے رکن اور بابری مسجد ایکشن کمیٹی کے کنوینر ظفریاب جیلانی نے اس قدم کو خوش آئند قرار دیا ہے۔انھوں نے میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ہم لوگوں نے پہلے ہی کہا تھا کہ اگر مصالحت کی کوشش ہوتی ہے تو ہم اس میں تعاون کریں گے، اب ہمیں جو بھی کہنا ہے وہ مصالحت کے لیے تشکیل شدہ پینل میں کہیں گے۔باہر کسی بھی طرح کی بات ہم نہیں کرنا چاہتے۔مہنت رام داس نے بھی سپریم کورٹ کے فیصلہ پر خوشی ظاہر کی اور کہا کہ ہم خوش ہیں کہ عدالت بھی اس مسئلہ کا حل جلد تلاش کرنا چاہتا ہے، سپریم کورٹ کا فیصلہ استقبال کرنے لائق ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اس مصالحت کا عمل آج سے ہی شروع ہو۔جامع مسجد کی جانب سے فریق حاجی محمود کا اس معاملے میں کہنا ہے کہ مسئلہ کا حل جلد نکلنا بہتر ہے، اس مسئلے کو جلد سے جلد حل کر لیا جائے تو اچھا ہوگا۔مسلم پرسنل لا بورڈ کے رکن اور ایم آئی ایم کے صدر اسد الدین اویسی نے شری شری روی شنکر کو ثالثی کمیٹی میں شامل کرنے پر اعتراض کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ وہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی قدر کرتے ہیں اور کورٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ جسے بھی چاہے ثالث منتخب کرے، لیکن شری شری روی شنکر کی نیت پر ان کو اعتماد نہیں ہے اور ان سے بہتر فیصلہ کی امید نہیں ہے۔دوسری جانب روی شنکر کو کمیٹی میں شامل کیے جانے پر نرموہی اکھاڑہ اور ہنومان گڑھی کی طرف سے بھی زبردست مخالفت ہو رہی ہے۔

اعـــلان مفقـــود الخبـــری

● معاملہ نمبر۵۳/۱۴۴۲/۱۴۴۰ھ (متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ گواپوکھر مدھوبنی) نصرت پروین بنت محبوب عالم مقام وڈاکخانہ لونا عمری تھانہ لکھنور ضلع مدھوبنی۔فریق اول۔ بنام۔محمد سعید ولد مشتاق مرحوم مقام جھگڑواں ڈاکخانہ کرت پور تھانہ گھنشیام پور ضلع دربھنگہ۔فریق دوم۔اطلاع بنام فریق دوم۔معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ کے خلاف دار القضاء امارت شرعیہ مدرسہ فلاح المسلمین گواپوکھر میں عرصہ ایک سال سے غائب ولا پتہ ہونے اور نان ونفقہ ادا نہ کرنے کی بناء پر فسخ نکاح کا دعویٰ دائر کیا ہے اس لئے اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ ساعت ۱۲/شعبان ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۸/اپریل ۲۰۱۹ء روز جمعرات کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ عدم حاضری وعدم پیروی کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔فقط قاضی شریعت

● معاملہ نمبر۵/۷/۲۳/۱۴۴۰ھ (متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ کلداسپور کٹیہار) گلشانہ خاتون بنت منشی کثیر الدین مقام لگواڈاکخانہ داس گرام وایا بارسوئی تھانہ آباد پور ضلع کٹیہار۔فریق اول۔ بنام رضاء الحق ولد واحد منشی مقام شکر پور ڈاکخانہ زباہن وایا رائے گنج تھانہ رائے گنج ضلع اتر دیناجپور۔فریق دوم۔اطلاع بنام فریق دوم۔اس معاملہ میں فریق اول نے آپ کے خلاف دار القضاء کلداسپور کٹیہار میں غائب ولا پتہ ہونے نان ونفقہ اور حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بناء پر فسخ نکاح کا معاملہ درج کیا ہے، اس لئے آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ ساعت ۴/شعبان المعظم ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۰/اپریل ۲۰۱۹ء روز بدھ کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر عدم حاضری وعدم پیروی کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔فقط۔قاضی شریعت

● معاملہ نمبر۲۲/۴۴۱۳/۱۴۴۰ھ (متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ مصطفیٰ نگر سہرسہ) شہیدہ خاتون بنت محمد بکر و د مقام رسنا ڈاکخانہ گوالیار تھانہ گوالیار ضلع مدھے پورہ۔فریق اول۔ بنام۔محمد رجابل ولد محمد کارو مقام لہونا وارڈ نمبر ۷ ڈاکخانہ پست پار تھانہ ثور بازار سہرسہ۔فریق دوم۔اطلاع بنام فریق دوم۔معاملہ ہذا میں فریق اول شہیدہ خاتون نے آپ فریق دوم محمد رجابل ولد محمد کارو کے خلاف دار القضاء مصطفیٰ نگر سہرسہ میں عرصہ ۶/سال سے غائب ولا پتہ ہونے اور نان ونفقہ ودیگر حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر فسخ نکاح کا معاملہ دائر کیا ہے۔لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ ساعت ۴/شعبان المعظم ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۰/اپریل ۲۰۱۹ء روز بدھ کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر عدم حاضری وعدم پیروی کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔فقط

مظفر پور میں امارت شرعیہ کا دوروزہ تربیتی اجلاس بحسن و خوبی اختتام پذیر

رپورٹ سید محمد عادل فریدی

مظفرفور میں امارت شرعیہ کے زیر اہتمام دوروزہ خصوصی تربیتی اجلاس مورخہ ۴-۵/مارچ ۲۰۱۹ء کو منعقد ہوا، امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب کی صدارت میں ہونے والا یہ خصوصی تربیتی اجلاس چار سیشنوں پر مشتمل تھا، جس کے تین سیشن احاطہ حاجی عتیق الرحمٰن مہیش بابو چوک جورن چھپرہ، مظفر پور میں اور چوتھا و آخری سیشن اجلاس عام کی صورت میں اقلیمہ ہائی اسکول نزد مدرسہ محبوبیہ چین پور بنگرہ کے وسیع وعریض میدان میں منعقد ہوا۔ اجلاس کے سبھی سیشنوں کی نظامت کے فرائض نائب ناظم امارت شرعیہ مولانا مفتی محمد سہراب ندوی نے انجام دیے، ان سبھی اجلاس میں مظفر پور کے تمام بلاکوں کے نمائندے، نقباء، نائبین نقباء، ارکان عاملہ وشوریٰ امارت شرعیہ، ارباب حل وعقد، علماء وذمہ داران مدارس، ائمہ مساجد ودانشوران وسماجی خدمت گاروں نے بڑی تعداد میں شرکت کی جب کہ اجلاس عام میں خواص کے ساتھ عوام کی بھی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ اجلاس کا پہلا سیشن ۴/مارچ ۲۰۱۹ء کو صبح ساڑھے دس بجے سے حافظ محمد حذیفہ کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا، اس کے بعد محمد سفیان نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں گلہائے عقیدت پیش کیا۔ اپنے ابتدائی خطاب میں اجلاس کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے مولانا محمد سہراب ندوی صاحب نے کہا کہ یہ اجلاس تقریر سنانے کے لیے منعقد نہیں کیا گیا ہے، بلکہ اس اجلاس کا مقصد یہ ہے کہ نقباء ونائبین نقباء امارت شرعیہ کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس کرایا جائے، امارت شرعیہ کے نقیب کی کیا حیثیت ہے یہ انہیں سمجھایا جائے، انہوں نے کہا کہ نقیب محض ایک لقب نہیں ہے بلکہ یہ ایک دینی منصب اور شرعی ذمہ داری کا نام ہے، امارت شرعیہ کا نقیب نہ صرف علاقہ میں امیر شریعت کا نمائندہ ہوتا ہے بلکہ وہ علاقہ کے لوگوں کے دینی واجتماعی زندگی کا ذمہ دار بھی ہوتا ہے۔ اس لیے اس کو اپنی ذمہ داریوں اور اس فرض منصبی کا احساس ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ امارت شرعیہ کے اس اجلاس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ علاقہ کے لوگوں سے ان کے مسائل کو سنا جاسکے اور مسلمانوں کے سماجی، معاشرتی، معاشی، اخلاقی، تعلیمی، تربیتی اور اجتماعی جو بھی مسائل وپریشانیاں ہوں ان کو جانا جاسکے تاکہ امارت شرعیہ اپنی وسعت کے بقدر اس کے حل کے لیے کوشش کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ اس اجلاس کا مقصد گاؤں گاؤں کی سطح پر امارت شرعیہ کے رابطہ کو مضبوط کرنا ہے تاکہ امارت شرعیہ کا پیغام دور دور تک پہونچایا جاسکے۔ امارت شرعیہ کے نائب ناظم ومظفر پور و سیتامڑھی میں خصوصی تربیتی اجلاس کے نگراں مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب نے امارت شرعیہ اور اس کے جملہ شعبہ جات کا مختصر تعارف کرایا اور اس کے قیام کے پس منظر کو بیان کیا، انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں مسلمانون کو حکم دیا کہ اللہ کی اور اس کے رسول کی اور امیر کی اطاعت کرو اور آپس میں تفرقہ بازی وگروہ بندی نہ کرو، امارت شرعیہ اللہ تعالیٰ کے اسی حکم کی زندہ تعبیر ہے جو کہ سو سالوں سے قائم ہے اور کلمہ واحدہ کی بنیاد پر اتحاد کی زندگی کی دعوت دے رہی ہے۔ اپنے قیام کے روز اول سے ہی امارت شرعیہ نے ہر محاذ پر امت کی رہبری کی ہے اور امت پر جب بھی کوئی پریشانی یا مصیبت آئی ہے تو امارت شرعیہ نے قائدانہ طور پر آگے بڑھ کر اس کے مداویٰ کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے امارت شرعیہ کے ذریعہ تعلیم وصحت، رفاہ عامہ، تکنیکی تعلیم، دینی تعلیم، دارالقضاء ودارالافتاء اور دیگر میدانوں میں امارت شرعیہ کی جانب سے کی جارہی سرگرمیوں کو بیان کیا۔ انہوں نے شرکاء سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ امارت شرعیہ کا پیغام یہ ہے کہ ملت کا کوئی بھی مسئلہ ہو اس میں مسلمان کلمہ کی بنیاد پر متحد ہو کر اس مسئلہ کے حل کے لیے کوشاں ہوں اور آپس میں مسلک ومشرب کے جھگڑے میں نہ پڑیں۔ امارت شرعیہ کے قاضی شریعت اور بزرگ عالم دین حضرت مولانا محمد قاسم مظفر پوری نے اپنے خطاب میں اتحاد واجتماعیت کی اہمیت کو بیان کیا، ایک امیر شریعت کے ماتحت زندگی گذارنا شرعی اعتبار سے کس قدر ضروری ہے اسکو آپ نے تفصیل سے بیان کیا اور اس کو مثالوں کے ذریعہ واضح کیا آپ نے کہا کہ اسلام کی زندگی اجتماعیت کی زندگی ہے، انتشار کی زندگی نہیں ہے اور یہ چیز اسلام کے ہر حکم میں جھلکتی ہے، خواہ وہ نماز کا حکم ہو، حج کا حکم ہو، روزے کا حکم ہو یا زکواۃ کا حکم ہو تمام عبادتوں کی روح اجتماعیت میں ہے، اجتماعیت سے الگ ہونے پر بڑی وعیدیں آئی ہیں، اسلام کا عملی نمونہ اجتماعیت کے بغیر متصور نہیں ہوسکتا اور اجتماعیت تبھی قائم ہوسکتی ہے جب انسان ایک امیر کی اطاعت میں زندگی گذارے گا، انہوں نے کہا کہ اگر ہم اپنے امیر شریعت سے وابستہ رہیں گے تبھی باعزت زندگی گذاریں گے۔ اس کے بعد مولانا عبدالرب صاحب نے مجلس استقبالیہ اور اہل مظفر پور کی جانب سے حضرت امیر شریعت اور مہمانوں کی خدمت میں خطبہ استقبالیہ اور کلمات تشکر پیش کیا، انہوں نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا، اس خطبہ استقبالیہ میں انہوں نے امیر شریعت کی ہمہ جہت خدمات کا تذکرہ بھی کیا اور امارت شرعیہ کی تاریخ، اس کے قیام کے پس منظر اور امیر شریعت مدظلہ کے دور امارت میں امارت شرعیہ میں ہونے والی شش جہاتی ترقیات پر بھی روشنی ڈالی۔ اس کے بعد حضرت امیر شریعت مدظلہ کی اجازت سے مظفر پور کے مختلف بلاکوں سے تشریف لائے علاقہ کے علماء، علاقہ کے نمائندگان، دانشوران، نقباء امارت شرعیہ، اساتذہ، ائمہ مساجد، سماجی شخصیات نے اپنے اپنے علاقہ کے مختلف سماجی واجتماعی مسائل کو بیان کیا۔ خاص طور پر زیادہ تر شرکاء نے تعلیمی پسماندگی، اخلاقی بگاڑ اور دینی تربیت کے تعلق سے مسائل پیش کیے، ایک صاحب نے بیان کیا کہ آئین کی دفعہ ۲۹/اور ۳۰/ کے تحت اقلیتی فرقوں کو اپنے تعلیمی ادارے کھولنے کا حق حاصل ہے، لیکن صورت حال یہ ہے کہ اگر اقلیتی فرقے کے افراد ہمت کر کے ادارہ کھولتے ہیں اور اپنا سرمایہ اس میں لگاتے ہیں تو افی لی ایشن ملنے میں کافی پریشانی ہوتی ہے اور سرکاری ڈپارٹمنٹ میں انہیں تعصب کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس سے ان کی ہمت شکنی ہوتی ہے، امارت شرعیہ کو اس جانب توجہ دینی چاہئے کہ اقلیتی فرقے کے تعلیمی اداروں کو افی لی ایشن ملنے میں پریشانی نہ ہو۔ ایک صاحب نے یہ مشورہ دیا کہ سرکاری سطح پر جو اسکیمیں مسلمانوں کے لیے ہیں ان کا خاطر خواہ فائدہ صحیح گائڈ لائن نہ ملنے کی وجہ سے ہم تک نہیں پہونچ پاتا ہے، اس لیے ایسا کوئی نظم کیا جائے کہ مسلمانوں کو ان اسکیموں کے تعلق سے رہنمائی کی جائے تاکہ وہ ان اسکیموں سے فائدہ اٹھا کر سماجی، تعلیمی ومعاشی طور پر آگے بڑھ سکیں۔ بہت سے شرکاء نے دینی تعلیم وتربیت اور مکاتب کے قیام کی طرف توجہ دلائی، بعض شرکاء نے عصری تعلیم کے ادارے کھولنے کا مشورہ دیا جہاں اسلامی ماحول میں بچوں کو عصری معیاری تعلیم فراہم کرائی جائے۔ بعض شرکاء نے اردو کے تعلق سے بھی تجاویز پیش کی اور اسکولوں میں اردو اساتذہ کی بحالی، اردو کی تعلیم کی صورت حال سے متعلق مسائل کو بیان کیا، مظفر پور میں امارت شرعیہ کے دارالقضاء کے نظام کو مزید مضبوط اور فعال بنانے کا بھی مشورہ سامنے آیا، بعض شرکاء نے امارت شرعیہ کے عوامی رابطہ کو مزید مضبوط وفعال بنانے کا مشورہ دیا۔ سود ورشوت، لڑکیوں کے ارتداد، وقف کی زمینوں پر ہو رہے ناجائز قبضے، مسلم نوجوانوں میں نشہ اور ڈرگس کے بڑھتے رجحان، ائمہ مساجد وعلماء مدارس کی تنخواہ، اردو کی خالی سیٹوں، بیٹیوں کی وراثت، تعلیم گاہوں میں دینی رجحان کا فقدان، مسلم نوجوانوں کی بے جا گرفتاری اور ان کو قانونی مدد دینے کی ضرورت جیسے اہم امور پر بھی شرکاء کی جانب سے توجہ دلائی گئی۔ امیر شریعت مدظلہ نے تمام لوگوں کے مسائل کو بغور سنا، مسائل بیان کرنے اور تجاویز ومشورے دینے کا سلسلہ کئی گھنٹے تک چلتا رہا بالآخر دو پہر سوا دو بجے اجلاس کا پہلا سیشن مکمل ہوا۔

دوسرا سیشن ۴/مارچ کو بعد نماز مغرب مولانا احمد ضیاء ندوی کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا، اس کے بعد مولانا شمیم احمد صاحب نے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں منقبت پیش کی۔ اس سیشن میں اپنے صدارتی خطاب میں امیر شریعت مدظلہ نے کہا کہ قومیں تعداد کی بنیاد پر سرفراز نہیں ہوا کرتیں، اقلیت اور اکثریت کی بنیاد پر قسمتوں کے فیصلے نہیں ہوا کرتے بلکہ اخلاق وکردار، ہمت وحوصلہ، اپنی بات منوانے کی طاقت اور حکومت کرنے کی استعداد کی بنیاد پر ہوا کرتے ہیں۔ ہمیں ایک زمانے سے اس غلط فہمی میں مبتلا کیا جاتا رہا ہے کہ مسلمانوں کے مسائل کی بنیادی وجہ ان کا اقلیت میں ہونا ہے، حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے، مسلمان اس ملک میں کبھی بھی اکثریت میں نہیں رہے، بلکہ ہمیشہ اقلیت میں رہے، اس کے باوجود ایک ہزار سالوں تک انہوں نے اس ملک پہ حکومت کی اور اس کے سیاہ وسفید کے مالک بنے رہے، ہمارے مسائل کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنی اہمیت اور طاقت کو نہیں پہچانا، اپنے اندر اپنی بات کو منوانے کا سلیقہ کھو دیا، اور حکومتوں کے دروازے پر کاسۂ گدائی لے کر کھڑا ہونا شروع کر دیا۔ اپنے آپ کو بے یارو مددگار نہ سمجھیں، آپ کے اندر ہمت وحوصلہ ہو تو بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ اپنے اندر خود اعتمادی پیدا کیجئے، حکومتیں آپ کو حق دینا نہیں چاہتیں، اپنا حق آپ کو خود حاصل کرنا ہے، اور حق بھیک مانگ کر نہیں ملا کرتا بلکہ اپنے وجود کا احساس کرا کر حق حاصل کرنا ہوگا۔ جو لوگ آپ سے ووٹ لیتے ہیں، آپ میں یہ ہمت ہونی چاہئے کہ اپنے مسائل کو ان کے سامنے مضبوطی کے ساتھ رکھیں، ان کی گرفت کریں اور انہیں اپنے مسائل کو حل کرنے کے لیے مجبور کریں، ہمیں ذہنی اور قلبی طور پر اتنا مضبوط ومستحکم ہونا چاہئے کہ ہم اپنے مقام کو سمجھ سکیں اور اپنی بات کو سلیقہ کے ساتھ پوری مضبوطی سے رکھ سکیں۔" حضرت امیر شریعت نے پہلے سیشن میں شرکاء اجلاس کی طرف سے اٹھائے گئے مسائل کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ دن کے پروگرام میں بہت سے مسائل اٹھائے گئے، یہ فکرمندی اور دردمندی کی بات ہے، یہ اچھی علامت ہے کہ ملت کے بہت سے افراد ملت کے مسائل کے بارے میں سوچتے ہیں۔ آج کے اجلاس کا مقصد یہ بھی ہے کہ امارت شرعیہ کے نقباء کو اپنی بات مجمع میں مضبوطی کے ساتھ کہنے کی تربیت دی جائے۔ انہوں نے نقباء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اپنا مزاج ملت کے مسائل حل کرنے کا بنائے اور اس میں اپنا وقت اور صلاحیت خرچ کیجئے۔ آپ نے کہا کہ یقیناً امارت شرعیہ آپ ہی لوگوں سے مل کر چل سکتی ہے، آپ لوگ امارت شرعیہ کا دل، دماغ اور ہاتھ پیر ہیں، نقباء، علماء اور ائمہ کو جمع کرنے کی یہ کوشش اسی لیے ہے تا کہ بیداری پیدا ہو۔ آپ نے اردو زباں کی بدحالی تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اردو زبان کی بدحالی اور زبوں حالی کا سبب ہم خود ہیں کیوں کہ ہم نے اپنے بچوں کو اردو پڑھانا ہی چھوڑ دیا۔ آپ نے علاقہ اور سماج کے بچوں اور نوجوانوں کی اخلاقی تربیت کرنے، مساجد کے نظام کو مضبوط کرنے اپنے ملی تشخص کو مجبوط کرنے اور اجتماعی طاقت کو مضبوط کرنے کی اپیل کی۔ آپ نے کہا مسلک کی بنیاد پر تشدد اور اختلاف لعنت ہے، مسلک چلنے کے لیے ہے، لڑنے کے لیے نہیں ہے، مایوسی سے باہر نکلئے، ہمت اور حوصلہ کے ساتھ کام کیجئے اور نیت درست کیجئے تبھی کامیابی ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ اپنے بچوں کو دین سکھانے کی ذمہ داری والدین کی ہے۔ ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی نے اپنے خطاب میں شرکاء اجلاس کے ذریعہ پیش کیے گئے مسائل کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ آج جن لوگوں نے مسائل پیش کیے اور مشورے وتجاویز پیش کیا، وہ سب بہت اہم ہیں، انہوں نے کہا کہ جو مسائل آپ نے پیش کیے ہیں ان میں زیادہ تر کا تعلق آپ کی اپنی ذات سے ہے اگر آپ توجہ دیں گے اور اپنی اپنی سطح سے ان مسائل کا حل تلاش کرنے کی کوشش کریں گے تو ضرور مسائل حل ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی بنیادی تعلیمات سب کے لیے یکساں ہیں، جس طرح ایک مسلمان کی جان محترم ہے اسی طرح غیر مسلم کی جان بھی محترم ہے، جس طرح ایک مسلمان کی جان ومال عزت وآبرو کی حفاظت ضروری ہے اسی طرح برادران وطن کی جان ومال عزت وآبرو کی حفاظت بھی ہمارے لیے ضروری ہے۔ نائب ناظم مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی حالت نہیں بدلتے جن کو خود اپنی حالت بدلنے کا احساس نہ ہو، اس لیے اپنے مسائل کو حل کرنے کے لیے ہمیں اپنا بھی جائزہ لینا چاہئے کہ ہم خود کیا کر سکتے ہیں۔ اور اپنے لوگوں کی فلاح وبہبود کے لیے اپنی صلاحیتوں کا کس قدر استعمال کر سکتے ہیں۔ امارت شرعیہ کی افرادی قوت اور وسائل کی قوت سب آپ سے ہے آپ امارت کا ساتھ دیں تو یقیناً مسائل حل ہوں گے۔

اپنے ابتدائی خطاب کے اندر مولانا مفتی سہراب ندوی صاحب نے کہا کہ معرفت خداوندی اور دنیا وآخرت کی صلاح وفلاح کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے دل کو بھی عشق رسول سے مجلّیٰ کریں اور اپنے اعمال کو بھی سنت نبوی کے سانچے میں ڈھالیں، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بعد ہمارے لیے ضروری کہ اپنے امیر کی اطاعت کریں، انہوں نے نقیب اور نائب نقیب کی ذمہ داریوں کو بھی پڑھ کر سنایا، اور انہیں تلقین کی کہ امارت شرعیہ کا نقیب ایسا ہونا چاہئے جو کہ اپنے قول، فعل اور شکل وشباہت تینوں اعتبار سے اسلام کا نمائندہ ہو، انہوں نے علاقہ کی تعلیمی ترقی کے لیے مکاتب کے نظام کو مضبوط کرنے کی بھی اپیل کی۔ مولانا مفتی نذر توحید مظاہری قاضی شریعت چترا نے اپنے خطاب میں اتحاد واتفاق کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالی، انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کو کلمۂ توحید کی بنیاد پر متحد کیا ہے۔ اور اسی بنیاد پر آج بھی ہمیں متحد رہنا ہے۔ ہمارے لیے ضروری ہیکہ ہم ایک امت اور ایک جماعت بن کر رہیں اور قرآنی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گذاریں، نظریاتی اختلاف کی بنیاد پر آپس میں جھگڑا نہ کریں۔ صحابہ کرام کے درمیان بھی نظریاتی اختلافات ہوا کرتے تھے لیکن اسکی وجہ سے ان کے اتحاد پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا۔ مولانا محمد شبلی القاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ نے اپنے خطاب میں شرکاء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یہ اجتماع عام اجتماع نہیں ہے بلکہ خصوصی اجتماع ہے۔ (بقیہ صفحہ ۱۰/پر)

Volume:57/67,Issue:10 Printed & Published by Sohail Ahmad Nadwi, on behalf of Imarat Shariah Phulwari Sharif, Patna, Printed at Azimabad Printers, R.C.F./105, Ground Floor, B.H. Colony, Bhootnath Road, Kankarbagh, Patna-800026 and Published from Naqueeb Office Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505, Editior: (Mufti) Mohammad Sanaul Hoda (Quasmi)

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT-E-SHARIAH
BIHAR ORISSA JHARKHAND
NAQUEEB WEEKLY
PHULWARI SHARIF,PATNA 801505
SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-18-20
R.N.I.N.Delhi,Regd No-4136/61

بہت پہلے سے ان قدموں کی آہٹ جان لیتے ہیں
تجھے اے زندگی ہم دور سے پہچان لیتے ہیں
(فراق گورکھپوری)

کشمیر سے محبت، کشمیریوں سے عداوت

معصوم مراد آبادی

سپریم کورٹ نے ملک کے گیارہ صوبوں کے پولیس سربراہوں کو نوٹس جاری کرکے کشمیریوں کے تحفظ کے لئے فوری اور ضروری اقدامات کرنے کی ہدایت دی ہے۔ مفاد عامہ کی ایک عرضی پر سماعت کے دوران چیف جسٹس رنجن گگوئی کی قیادت والی بینچ نے یہ بھی کہا کہ ”ہجومی تشدد کے واقعات سے نپٹنے کے لئے مقرر کئے گئے نوڈل افسران اب کشمیریوں پر حملوں کے واقعات سے بھی نپٹیں گے“ واضح رہے کہ پلوامہ دہشت گردانہ حملے کے بعد ملک کی کئی ریاستوں میں کشمیریوں پر وحشیانہ حملے ہوئے ہیں اور ان کا عرصہ حیات تنگ کیا جارہا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پلوامہ میں سی آر پی ایف کے 44 جوانوں کی دردناک شہادت ایسا سانحہ ہے جس پر ہر ہندوستانی کا خون کھول اٹھا ہے۔ لیکن اس کھولتے ہوئے خون میں عام کشمیری باشندوں کو ڈبوکر خاک کرنا کسی بھی طور پر درست نہیں ہے۔ نہ صرف یہ کہ کشمیریوں پر تشدد کیا گیا ہے بلکہ بعض تعلیمی اداروں نے اپنے یہاں کشمیری طلباء کو داخلہ نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے اور کئی تعلیمی اداروں سے ان کا اخراج بھی عمل میں آیا ہے۔ بعض کشمیری تاجروں نے تشدد پر آمادہ ہجوم سے بچنے کے لئے چلتی ٹرینوں سے چھلانگ لگادی ہے۔ یہ اسی جنت نظیر کشمیر کے باشندوں کی حالت ہے جس سے ہمیں بے پناہ محبت ہے اور جسے ہم اپنا 'اٹوٹ انگ' قرار دیتے ہیں۔ کشمیریوں کے خلاف غم وغصے کی لہر عام لوگوں میں ہی نہیں ہے بلکہ انتہائی ذمہ دار آئینی عہدوں پر بیٹھے ہوئے لوگ بھی اس جنون میں مبتلا ہیں اور اپنی ذہنی پراگندگی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ میگھالیہ کے گورنر تتھاگت رائے نے ایک سابق فوجی کرنل کی اس تجویز کی پرزور حمایت کی ہے جس میں کشمیریوں کے مکمل بائیکاٹ کی اپیل کی گئی تھی۔ یہاں تک کہ ان کا حقہ پانی بند کرنے کو بھی کہا گیا تھا۔ گورنر موصوف اپنے فرقہ وارانہ اور مسلم دشمن بیانات کے لئے بدنام ہیں اور آئے دن اس قسم کے ٹوئیٹ کرتے رہتے ہیں۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ حکومت نے ابھی تک ان سے کوئی باز پرس نہیں کی ہے، تاہم بی جے پی کی سب سے پرانی اتحادی پارٹی شرومنی اکالی دل نے گورنر تتھاگت رائے کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے صدر جمہوریہ سے رجوع کیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ملک میں کئی مقامات پر سکھوں نے مصیبت زدہ کشمیریوں کی مدد کی ہے اور انہیں اپنے گھروں میں پناہ بھی دی ہے۔ ادھر سابق وزیر داخلہ پی چدمبرم نے ایک بیان میں کہا ہے کہ کچھ لوگ کشمیر کو ہندوستان کا حصہ مانتے ہیں لیکن وہ کشمیریوں کو ہندوستان کا حصہ نہیں مانتے۔ انہوں نے میگھالیہ کے گورنر تتھاگت رائے کے بیان کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ گجرات میں سردار پٹیل کا 182 فٹ طویل قامت مجسمہ میگھالیہ کے گورنر اور دوسرے ان لوگوں کو دیکھ رہا ہے جو یہ سوچ رہے ہیں کہ کشمیریوں کے لئے ہندوستان میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

صورت حال کی سنگینی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قومی انسانی حقوق کمیشن نے کشمیریوں کے ساتھ پیش آرہے افسوسناک واقعات کا ازخود نوٹس لیا ہے اور وزارت داخلہ اور وزارت تعلیم کو نوٹس بھیجا ہے۔ کمیشن نے کہا ہے کہ اگرچہ سی آر پی ایف جوانوں پر دہشت گردانہ حملے کے خلاف غم وغصہ ہے لیکن ایک مہذب معاشرہ اپنے ہی ملک کے لوگوں کے خلاف اس قسم کے تشدد کو قبول نہیں کرسکتا۔ کمیشن نے کشمیری طلباء کے اخراج اور ان کے خلاف کارروائی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ”اس قسم کا برتاؤ دستور کی دفعہ 14 کی خلاف ورزی ہے، جس میں ہندوستان کے اندر سب کو یکساں تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے“ واضح رہے کہ دہرادون کے دو تعلیمی اداروں نے کشمیری طلباء کو داخلہ نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ملک بھر میں 10 کشمیری طلباء کے خلاف مقدمات درج کئے گئے ہیں اور کم ازکم 20 طلباء کو سوشل میڈیا پوسٹ کے لئے مختلف اداروں سے نکالا گیا ہے۔ ہماچل پردیش کے ضلع سولن کی بار ایسوسی ایشن نے یہ قرارداد پاس کی ہے کہ قابل اعتراض تبصرہ کرنے کے سلسلے میں گرفتار کئے گئے کشمیری طالب علم کا کیس کوئی وکیل نہیں لڑے گا اور نہ ہی اس کو کوئی قانونی امداد فراہم کی جائے گی۔ واضح رہے کہ سولن کی چتکارا یونیورسٹی کے ایک کشمیری طالب علم کو سوشل میڈیا پر ایک قابل اعتراض تبصرہ کرنے کے الزام میں جیل بھیج دیا گیا ہے۔ اس طالب علم کے خلاف رپورٹ خود یونیورسٹی کے ڈین ریٹائرڈ کرنل اے کے چوہان نے درج کرائی تھی۔ دہلی کے نانگلوئی ریلوے اسٹیشن پر تین کشمیری تاجروں نے اس وقت چلتی ٹرین سے چھلانگ لگادی جب ساتھی مسافروں نے انہیں 'پلوامہ کا قاتل اور پتھر باز' قرار دے کر ان پر حملہ کردیا۔ یہ تینوں کشمیری شالیں فروخت کرنے کے لئے جارہے تھے لیکن حملے کے بعد انہوں نے دولاکھ روپے کی قیمتی شالیں ٹرین میں ہی چھوڑ دیں اور جان بچانے کے لئے چلتی ٹرین سے چھلانگ لگادی۔

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ کشمیری عوام ایک عرصے سے چکی کے دو پاٹوں کے درمیان پس رہے ہیں۔ ایک طرف انہیں دہشت گردوں نے نرغے میں لے رکھا ہے اور دوسری طرف ملک کے عوام انہیں اپنا دوست نہیں سمجھتے۔ وادی کشمیر میں گزشتہ تین دہائیوں سے جاری دہشت گردی کا سب سے زیادہ شکار وہاں کے عوام ہی ہوئے ہیں۔ وہ جن مشکل حالات میں زندگی گزار رہے ہیں اس کا تصور کشمیر سے باہر رہنے والے لوگ ہرگز نہیں کرسکتے۔ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ انہیں باقی ہندوستان سے کاٹ کر بے یارومددگار کرنے کی کوششیں عروج پر ہیں۔ پلوامہ واقعہ کے بعد کشمیریوں کے خلاف نفرت اور عداوت اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ بعض کوتاہ اندیش لوگ ان کی شہ رگ کو کاٹ دینے کا مطالبہ کررہے ہیں۔ ایک ریٹائرڈ فوجی کرنل نے کشمیریوں کی کمر توڑنے کے لئے ملک کے عوام سے یہ اپیل کی ہے کہ ” آئندہ دوسال تک کوئی کشمیر نہ جائے۔ نہ ہی امرناتھ یاترا پر جایا جائے۔ کشمیری امپوریم سے کوئی خریداری نہ کی جائے۔ نہ ہی سردی کے موسم میں آنے والے کشمیریوں سے کوئی سامان لیا جائے۔ یعنی کشمیریوں کی ہر چیز کا بائیکاٹ کیا جائے“ کشمیر یقیناً ہندوستان کا 'اٹوٹ انگ' ہے۔ لیکن کشمیر کا تصور زمین کے کسی خطے تک محدود نہیں ہے۔ کشمیر تنازعہ کے اصل فریق وہاں کے عوام ہیں جو صدیوں سے وہاں رہتے چلے آئے ہیں۔ کشمیریوں کو بیگانہ بنانے میں ہمارے ملک کے سیاست دانوں کا بھی بڑا رول ہے جنہوں نے کشمیر کے سیاسی اور انسانی مسئلے کو پیچیدہ تر بنادیا ہے۔ کسی علاقے کی تعمیر وتشکیل محض درودیوار، سڑکوں، کھیتوں کھلیانوں، پہاڑوں اور جھرنوں سے نہیں ہوتی بلکہ مکان کی پہچان اس کے مکین سے ہوتی ہے۔ ہم آخر کشمیریوں کے بغیر کشمیر کا تصور کیسے کرسکتے ہیں۔ اس دوران جموں وکشمیر کے سابق وزیراعلیٰ فاروق عبداللہ نے سری نگر میں کہا ہے کہ کشمیر کے فدائین حملے میں 44 جوانوں کی ہلاکت پر ہر طرف سینہ کوبی کی جارہی ہے۔ کشمیریوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ مرنے مارنے اور انتقام لینے کی باتیں کی جارہی ہیں لیکن جب چھتیس گڑھ کے دنتے واڑہ میں ایک ساتھ 75 سی آر پی ایف جوان ہلاک ہوئے تھے تب تو کسی نے ایسی بات نہیں کہی تھی نہ ہی کسی نے سینہ کوبی کی تھی۔ اس وقت نہ تو میڈیا میں کہیں ہاہاکار مچی اور نہ ہی بحث ومباحثے ہوئے۔“

اس درمیان سب سے مثبت اور اطمینان بخش بیان خود سی آر پی ایف کی طرف سے آیا ہے، جس کے 44 جوان پلوامہ خودکش حملے میں شہید ہوئے تھے۔ سی آر پی ایف نے سوشل میڈیا پر فرضی خبروں اور تصاویر کی مدد سے پلوامہ حملے کے سلسلے میں برپا طوفان کا نوٹس لیتے ہوئے اس کی تحقیقات کے لئے ایک ٹیم تشکیل دی ہے جو سوشل میڈیا کی نگرانی کررہی ہے اور غلط خبریں پھیلانے والوں کے خلاف کارروائی کرے گی۔ سی آر پی ایف کے ڈی آئی جی ایم دینا کرن نے یہ اطلاع دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہمارے جوانوں نے اس لئے قربانی نہیں دی تھی کہ اس کا استعمال فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو خراب کرنے کے لئے کیا جائے۔ سی آر پی ایف نے کشمیریوں پر حملے کی مذمت کی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پلوامہ میں 44 سی آر پی ایف جوانوں کی قیمتی جان لینے والا ایک کشمیری نوجوان تھا لیکن کسی فرد واحد کے جرم کی سزا پوری قوم کو دینا کسی بھی طور پر حق بجانب نہیں ہے۔ کشمیر میں دہشت گردی کا خاتمہ کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے لیکن اس کے ساتھ ہی کشمیری عوام کے بنیادی انسانی حقوق کا پاس رکھنا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ کیونکہ کشمیر کے مسئلے کا حل وہاں کے عوام کی حمایت سے ہی نکلے گا۔

نقیب کے خریداروں سے گذارش

اگر اس O دائرہ میں سرخ نشان ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت ختم ہوگئی ہے۔ براہ کرم فوراً آئندہ کے لیے سالانہ زر تعاون ارسال فرمائیں، اور منی آرڈر کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں، موبائیل یا فون نمبر اور پتے کے ساتھ پن کوڈ بھی لکھیں۔ مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر پر ڈائرکٹ بھی سالانہ یا ششماہی زرتعاون اور بقایہ جات بھیج سکتے ہیں، رقم بھیج کر درج ذیل موبائل نمبر پر خبر کردیں۔

A/C Name: THE NAQUEEB, A/C No: 10331726168
Bank: SBI, Branch J.C. Road, Patna, IFSC Code: SBIN0001233
Mobile: 9576507798

نقیب کے شائقین کے لئے خوشخبری ہے کہ اب نقیب مندرجہ ذیل سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر آن لائن بھی دستیاب ہے۔

Facebook Page: http//@imaratshariah
Telegram Channel: https://t.me/imaratshariah

اس کے علاوہ امارت شرعیہ کے آفیشل ویب سائٹ www.imaratshariah.com پر بھی لاگ ان کرکے نقیب سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ مزید مفید دینی معلومات اور امارت شرعیہ سے متعلق تازہ خبریں جاننے کے لئے امارت شرعیہ کے ٹویٹر اکاؤنٹ @imaratshariah کو فالو کریں۔

(مینیجر نقیب)